1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شاہد حسین # 2

احمدی بھائی کے نام

بیان سیرت ناصرِ مسیح موعود ایوب احمدیت حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد

حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد آپ پر سلامتی ہو شجر احمدیت اور ذریت سیدنا حضرت مسیح موعود کے وہ ماہتاب ہیں جنکے آیئنہ فطرت میں عین پندرھویں صدی ہجری کے سر پر نبی متبوع صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے روحانی فرزند کی شکل ظاہر ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو بانی سلسلہ کی مدد کے لئے آسمان سے نازل فرمایا۔ آپ کثرت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف اور مزکی۔ مبارک اور مستجاب الدعوات وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایوب کا خطاب عطا فرمایا۔ آپکی مقدس زندگی کے ایام اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم میں گزرے جسکے لئے مولیٰ کریم نے آپ کو اپنے خاص دست قدرت سے تخلیق فرمایا تھا۔ آپ بروز جمعۃ المبارک پیدا ہوئے جو کہ حضرت آدم علیہ السلام اور سیدنا حضرت مسیح موعود کا بھی یوم پیدائش ہے۔ احباب کی واقفیت کے لئے کسی قدر اختصار کے ساتھ آپ کی ولادت باسعادت سے وصال تک کے حالات الگ عنوان سے اسی مضمون میں شامل کر دیئے ہیں۔

خاکسار راقم غلام احمد کو حضرت ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد سے خادمانہ روحانی نسبت ہے جو کہ ۱۹۶۱ء سے تا ۲۰۰۴ آپکے وصال تک بفضل اللہ تعالیٰ محیط رہی اس عرصہ کے دوران آپ نے اپنے اس خادم کو قریباً ۴۳۳ خطوط رقم فرمائے جنہیں خاکسار نے یکجا کر کے مکتوبات ایوب احمدیت کا عنوان دیا ہے اس عریضہ میں جہاں ضرورت پڑے گی ان مکتوبات کا یعنی نمبر اور تاریخ۔ سن وغیرہ کا حوالہ دیا جائے گا۔

حضرت خلیفہ ثانی نے سورہ انبیاء میں جہاں حضرت ایوب علیہ السلام کا ذکر ہے اور جن کی ساری عمر مشکلات میں کٹ گئی تھی کی تفسیر میں یوں ایک پیشگوئی رقم کی ہے۔

"رسول کریم ﷺ کے زمانہ کے لحاظ سے شائد حضرت علی کو حضرت ایوب سے نسبت دی جا سکے اور مسیح موعود۔۔۔ کے زمانہ کے لحاظ سے تو بہر حال یہ ایک پیشگوئی ہے جو وقت پر آکر ظاہر ہو گی۔"

حضرت ایوب جیسا کہ بائبل اور دوسری کتب نیز مزید جو کچھ تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ ۵۴۹ تا ۵۵۴ میں حضرت خلیفہ ثانی نے بیان کیا کے مطابق اللہ تعالیٰ کا ایک مقرب اور محبوب بندہ تھا جسے اللہ تعالیٰ نے ہر طرح سے فراوانی اور خوشحالی عطا فرمائی ہوئی تھی۔ بہت جائداد و کثیر اولاد والے تھے انکے بہت سے خدام اور نوکر چاکر تھے اور اپنے اہل و اعیال کیساتھ نہایت پرسکون زندگی گذار رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انکی آزمائش کیلئے ان پر ایک ظالم اور جابر حکمران مسلط کر دیا اور قریباً سب نعمتیں آپ سے چھن گئیں اور مزید یہ کہ آپ کو شدید بیماری میں مبتلا کیا جتنے آپ جمالی دور میں ہر دل عزیز تھے اسی قدر اس جلالی دور میں لوگ آپ سے کنارہ کش ہو گئے اور جنہوں نے آپ سے تعلق قائم رکھا کبھی کبھی وہ بھی حسن ظنی قائم نہ رکھ سکے۔ لیکن آپ بدستور خالص توحید پر قائم رہے اور اللہ تعالیٰ سے شکر گذاری توکل اور وفاداری کا مظبوط تعلق رکھا بلکہ پہلے سے بھی بڑھایا اور شیطان کو مایوس کیا۔ آخری ایام میں آپکی بیوی نے بھی کمزوری دکھائی اور مصائب سے نجات کیلئے غیر اللہ سے مدد مانگنے کی تجویز دی جسے آپ نے فوراً رد کر دیا اور اس بیوی سے بھی آپ نے علیحدگی اختیار کر لی اور بالکل اکیلے ہو گئے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے اس ابتلاء کے بعد رجوع فرمایا اور آپ کو صحت و سلامتی عطا فرمائی، بیوی بھی واپس مل گئی جسے آپ نے معاف فرما دیا۔ مزید اولاد عطا ہوئی اور پھر سے مالی فراوانی، خوشحالی اور پہلے والی سب نعمتیں عطا فرمائیں اور مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے صبر کو آئندہ نسلوں کے لئے ضرب المثل بنا دیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹۶۶ء کے اوائل میں ایک رویا صادق کے ذریعہ منکشف فرمایا اور جیسا کے آپ نے مجھے اپنے مکتوب میں تحریر کیا یوں ہے۔

"میں نے ۶۶ء کی ابتدا میں ایک رویا دیکھا تھا کہ کسی کتاب میں سے یہ پیشگوئی ملی ہے جو میرے متعلق ہے کہ وہ ایوب ہے اور علی کی اولاد میں سے ہے اور مسیح موعود کی مدد کیلئے آسمان سے نازل کیا گیا۔۔۔۔۔۔ سو الحمد للہ چند دن ہوئے تفسیر کبیر میں سورہ انبیاء سے یہ حوالہ مل گیا۔"

(مکتوب نمبر ۵۹ سن ۱۹۶۸)

آپکی اس تحریر کی نقل بذریعہ فوٹو کاپی درج ذیل ہے

میں نے مکرم کی ابتداء میں ایک رؤیا دیکھا تھا کہ کسی کتاب میں یہ پیشگوئی ملی ہے جو میرے
متعلق ہے کہ وہ ایوب ہے اور مثیل اولاد مسیح کا ہے اور مسیح موعود کی ہدایت کے زمانہ سے نازل کی گئی ہے
مسودہ الحمدللہ چند دن ہوئے تفسیر کبیر میں یہ فقرہ پڑھ لیا ہے یہ معاملہ مل گیا

جب آپ نے اپنے اس روحانی منصب منجانب اللہ سے اس ناچیز کو اطلاع دی تو اسوقت ایوبی حالت آپ پر وارد ہو چکی تھی۔

ایوب اول کے بالمقابل جیسے کے ہم نے دیکھا مرزا رفیع احمد خاندان مسیح موعود میں ایک درویش الطبع اور دنیاوی لحاظ سے اور مالی حیثیت میں ایک معمولی فرد تھے لیکن منجانب اللہ آپکو اُس پاک ذات سے غیر معمولی حقیقی عشق۔ محبت رسول اور بیان سیرت رسول اللہ اور بیان علوم قرآن کی نعمت اور خوبی نمایاں طور پر عطا ہوئی تھی اور یہی آپ کی دولت اور سرمایا تھا اور آپ فراخدلی سے اس نعمت سے عمومی طور پر مسیح موعود کی جماعت میں اور خصوصاً نوجوان نسل کو ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۵ء کے دوران جبکہ آپ صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ تھے خوب فیض پہنچایا۔ اور اسطرح سیدنا حضرت خلیفہ ثانی کی زندگی کے آخری سالوں میں جبکہ وہ شدید بیمار تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کے وجود سے ایک نعم البدل عطا کر دیا جو افراد جماعت کے حوصلے بلند کر سکے۔ آپ نے قریہ قریہ، گاؤں گاؤں اور شہروں میں جا کر اور احباب جماعت کو خطاب کر کے ان میں ایک نئی زندگی اور جوش اور ولولہ پیدا کر دیا اور بہت بڑی اکثریت کا تعلق باللہ اور عشق قرآن اور عشق رسول ترقی پزیر ہوا۔ آپ کے اندر جو خداداد اور پرخلوص کشش تھی اس سے آپ کی ہر دلعزیزی اور قدر و منزلت میں بہت اضافہ ہوا۔ یہ آپکی زندگی کا وہ پہلو ہے جسے حضرت ایوب علیہ السلام کے اُس دور سے مماثلت ہے جو کہ خوشحالی کا دور تھا۔

آپ پر دوسرا دور یعنی آزمائش اور مصائب وشدائد کا اسوقت شروع ہوا جب سیدنا حضرت خلیفہ ثانی کے وصال کے بعد نومبر ۱۹۶۵ء میں مجلس انتخاب خلیفہ نے آپ کی بجائے مکرم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو کثرت رائے سے ظاہری خلیفہ ثالث منتخب کر لیا اسکے باوجود کے کم از کم ستر فیصد جمہور مومنین جماعت آپ کو چاہتے تھے۔ تاہم آپ نے فی الفور اس تقدیر الٰہی کو بخوشی اور بطیب خاطر قبول کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپکو روحانی خلافت کی خلعت اس انتخاب سے قبل ہی عطا فرما دی ہوئی تھی جیسا کہ شواہد سے درج ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

پیشتر اسکے ان شواہد کا ذکر کیا جائے یہ بیان کرنا مناسب خیال کرتا ہوں کہ خلافت ثالثہ کے قیام کے بعد مندرجہ ذیل کا امتحان شروع ہو گیا۔

اول۔ مکرم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کا۔ کہ جن کو ظاہری اور انتظامی خلافت عطا ہوئی تھی کس طرح اسے چلاتے ہیں۔ اور اپنے بھائی حضرت مرزا رفیع احمد کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ودیعت شدہ روحانی دولت سے کس طرح خود مستفید ہوتے ہیں اور افراد جماعت کو متمتع ہونے کی توفیق اور اجازت دیتے ہیں

دوم۔ حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کا امتحان جب کہ وہ منجانب اللہ روحانی خلافت کی خلعت پا چکے تھے کس طرح صبر، استقامت اور تسلیم ورضا سے اپنی آزمائش میں پورے اترتے ہیں اور ان حالات میں اپنا فریضہ منصبی کسطرح ادا کرتے ہیں تا کہ اس دورِ آخر میں آپکے صبر، استقامت اور اولوالعزمی نیز قدرت خداوندی کا اظہار ہو۔

سوئم۔ عامتہ المومنین کا۔ کہ جو کثرت کے ساتھ آپ کے روحانی حسن کے گرویدہ تھے وہ اب کسطرح وفاداری اور حسن ظنی کے ساتھ اس تعلق کو قائم رکھتے اور آئیندہ اس مقرب الٰہی سے فیض پاتے ہیں۔

اس سلسلہ میں مزید کچھ بیان کرنے سے پہلے ان شواہد کو پیش کرتا ہوں جو کہ حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کے منجانب اللہ روحانی خلیفہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

خلافت ثالثہ کے قیام کے فوراً بعد دسمبر ۱۹۶۵ء میں بشارات رحمانیہ کے عنوان کے تحت ایک کتابچہ نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے شائع کیا گیا تھا جو کہ اپنی پہلی اشاعت میں پانچ ہزار کی تعداد میں جماعت میں تقسیم کیا گیا اب بھی بہت سے گھرانوں میں موجود ہوگا۔ اسمیں تقریباً ۳۰۰ رویا جو احباب نے دیکھی تھیں جو نظارت کو موصول ہوئیں میں سے ۸۵ کا انتخاب کر کے افادہ عام کے لئے تشہیر کیا گیا

(3)

تھا تا کہ الٰہی تقدیر سے احباب جماعت اس امتحان کی تیاری کریں جو ہر فرستادہ اپنے ساتھ لیکر آتا ہے۔ یہاں پر معاملہ فہمی کے لئے اس کتابچہ میں درج رویا میں سے صرف چار کا اندراج بذریعہ فوٹو کاپی پیش خدمت ہے

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی خلافت کے متعلق

بشارات ربانیہ

مولفہ

جلال الدین شمس سابق امام مسجد لندن

ناظر اصلاح وارشاد

مطبوعہ 16 بجے

الشرکۃ الاسلامیۃ لمیٹڈ ربوہ

(۳۷)

فضل الرحمٰن صاحب نعیم بی۔ اے

اتالیق منزل۔ دار الصدر غربی۔ ربوہ

میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ

"میں نے آج سے قریباً چار سال قبل خواب میں دیکھا کہ ایک ہال ہے جس کے اندر جانے کی اجازت نہیں۔ اس میں کچھ لوگ بیٹھے ہیں۔ میں باہر کھڑا ہوں۔ اور بہت پریشان ہوں۔ میں خواب میں ہال کا اندرونی نظارہ بھی دیکھ رہا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر آگے لا رہے ہیں۔ اور انہوں نے اپنا ووٹ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو دیا ہے۔ میں خواب میں کہتا ہوں کہ میرا خیال تھا کہ لوگ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو ووٹ دیں گے لیکن انہوں نے اپنا ووٹ بھی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو دے دیا ہے۔ یہ انہوں نے کیا کیا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کچھ سخت ہیں۔ لیکن معاً میں نے دیکھا کہ میں نے اپنا ہاتھ حضرت میاں ناصر احمد صاحب کے ہاتھ میں دے دیا۔"

اس خواب کا ذکر میں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ بعض خواب اپنے وقت پر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ان کا ذکر مناسب نہیں ہوتا۔

(۶۷)

محمد اسحاق صاحب ولد میاں نبی بخش مرحوم

ٹاسم پیپر، بیٹھنے روڈ۔ گجرات

"جمعرات ۱۸ نومبر (۱۹۶۵ء) خواب میں دیکھا کہ مسجد نور قادیان میں اس کونے کے پاس جہاں بڑ کا درخت تھا ہماری جماعت کے افراد بیٹھے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ "حضرت صاحب کے بعد کون کام کرے گا؟" ان میں سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور مجمع کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ:۔

"ناصر کام کرے گا۔"

میں حلفیہ کہتا ہوں کہ میں نے یہ خواب دیکھا تھا۔

(۶۹)

مائی اردلی صاحبہ عرف غلام فاطمہ

چھڑیاں والی۔ ربوہ

مجھے حضور کی وفات سے ایک دن قبل یہ خواب آئی کہ ایک بہت بڑا دریا ہے جس میں حضور اقدس کے لئے ایک نہایت خوب صورت کشتی آئی ہے اس کشتی میں ایک سبز رنگ کی پگڑی زری والی رکھی ہے۔ حضور کشتی پر سوار ہونے لگے ہیں تو ساری جماعت رو رہی ہے اور حضور کو کشتی پر سوار نہیں ہونے دیتی۔ جس پر حضور نے بڑے جلال سے فرمایا "میں جا رہا ہوں۔ مجھے جانے دو۔ میں تا دیان جا رہا ہوں اور اپنی جنت میں جا رہا ہوں"۔ اس کے بعد حضور کشتی میں سوار ہو جاتے ہیں۔ اور پگڑی جو کشتی میں تھی حضور نے اٹھائی اور حضرت میاں رفیع احمد صاحب کو دی کہ وہ یہ پگڑی میاں ناصر احمد کو جو آپ کے پیچھے کھڑے ہیں دے دینا۔ میاں رفیع احمد صاحب نے وہ پگڑی لے لی اور میاں ناصر احمد صاحب کو دے دی جسے انہوں نے اپنے سر پر رکھ لیا۔

(۷۱)

والدہ حبیب الرحمٰن صاحب

کارکن دفتر آبادی۔ ربوہ

۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو بعد نماز عشاء رات دیر تک دعا کرتی رہی۔ آنکھ لگی تو خواب میں دیکھا کہ:۔

حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ "ہم نے اپنا خلیفہ چن لیا ہے آپ لوگ اپنا نیا خلیفہ منتخب کریں" اس کے بعد والدہ نے پوچھا کہ "کون سا نیا خلیفہ؟" اس پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے فرمایا۔ کہ "میاں ناصر احمد جو ہیں"۔

مرسلہ (حبیب الرحمٰن صاحب)

اس کتابچہ میں درج رویا کا سرسری مطالعہ کریں تو مندرجہ ذیل امور واضح ہوتے ہیں

(۱) یہ کہ انتخاب کے لئے صرف دو نام پیش ہونگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا یعنی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کے نام پیش ہوئے۔

(۲) یہ کہ مکرم مرزا ناصر احمد کو کثرت رائے سے ظاہری خلیفہ ثالث منتخب کر لیا جائے گا اور تقدیر الٰہی سے ایسا ہی ہوا جو کہ تسلیم ہے۔

(۳) یہ کہ دونوں ناموں میں سے حضرت مرزا ناصر احمد کا نام تقریباً ہر رویا میں ہے مگر دوسرے نام کو کبھی حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کے وجود میں اور کبھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔ حالانکہ وہ انتخاب خلافت ثالثہ سے قریباً دو سال قبل وصال پا چکے تھے۔ لہذا ابتی طور پر یہ تاویل ہوئی کہ حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کا دوسرا نام آسمان پر یعنی روحانی نام بشیر احمد بھی ہے یعنی حضور مسیح موعود کا وہ روحانی فرزند جسکے متعلق آپ نے اپنے کلام میں بارہا بشارت دی ہے جیسا کہ درج ذیل اشعار میں بھی ذکر ہے۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا۔ جو ہوگا اک دن محبوب میرا، کرونگا دور اس مہ سے اندھیرا۔ دکھاؤنگا کہ اک عالم کو پھیرا

(۴) یہ کہ رویا نمبر ۳۷ مندرجہ بالا میں بیان ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر آگے لا رہے ہیں اور انھوں نے اپنا ووٹ بھی انکو دیا تھا۔ اس رویا کا عملی ظہور اس طرح ہوا کہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اپنا ووٹ حضرت مرزا ناصر صاحب کو دیا تھا اور انکے انتخاب کے اعلان کے بعد آپ انکے پاس گئے اور انکو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر جیسا کہ اس رویا نمبر ۳۷ مندرجہ بالا میں ہے پیچھے آگے لائے تا کہ وہ بیعت لیں اور سب کے سامنے آپ نے بھی انکی بیعت کی۔

(۵)۔ رویا نمبر ۱۷ میں درج ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اپنا خلیفہ چن لیا ہے آپ لوگ اپنا نیا خلیفہ منتخب کرلیں اسکی تاویل یقینی طور پر یہ تھی کہ حضرت مرزا رفیع احمد صاحب جن کو حضرت مرزا بشیر احمد کے روپ میں متمثل کیا گیا تھا کو اللہ تعالی نے پہلے ہی یعنی اس انتخاب خلافت ثالثہ سے قبل ہی اپنی حکمت کاملہ سے اپنا روحانی خلیفہ چن لیا ہوا تھا جو کہ مرسل کے پیرایہ میں نازل ہوتا ہے اور آپ مولا کریم سے یہ خلعت پا چکے تھے اب صرف ظاہری خلیفہ سوئم کے لئے انتخاب ہونا تھا جو کہ تقدیر الٰہی سے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کیلئے مقدر تھا۔

(۶) رویا نمبر ۶۹ میں حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کی بلند شان اور روحانی مقام کو عیاں کیا گیا ہے کیونکہ یہ دکھایا گیا ہے کہ حضرت خلیفہ ثانی نے پگڑی حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کو دی تا کہ وہ اسے مرزا ناصر احمد صاحب کو دیدیں جو انکے پیچھے کھڑے تھے چنانچہ میاں رفیع احمد صاحب نے وہ پگڑی لے لی اور میاں ناصر احمد کو دے دی جسے انھوں نے سر پر رکھ لیا۔ اس رویا میں اس بات کو ظاہر کیا گیا ہے کہ آپکے واسطے سے خلافت ظاہری کی پگڑی مکرم مرزا ناصر احمد صاحب کو ملی اور یہ کہ آپ ایک ایسی اعلیٰ شخصیت ہیں جنکے ہاتھ سے یہ انعام دلوایا گیا۔

(۷) رویا نمبر ۶۷ میں بھی حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کی بلند اور اعلیٰ شان بیان کی گئی ہے جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا کہ "ناصر کام کریگا"۔ دراصل عالم بالا میں اللہ تعالی کے حضور "بشیر احمد" یعنی حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کا ایثار اور اظہار تسلیم و رضا کی ایک بینظیر مثال ہے اور رویا ۶۷ اور ۶۹ ایک ہی مضمون کی حامل ہیں۔

حضرت ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد صاحب نے اس عاجز راقم کو بھی اپنی ایک رویا تقریبا اسی مضمون کی جو رویا نمبر ۶۹ درج بالا میں ہے، انتخاب خلافت ثالثہ کے معا بعد سنائی تھی اور مجھے بین طور پر جتایا کہ روحانی خلافت اللہ تعالی نے انکو عطا فرمائی ہوئی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالی نے آپکے اس ایثار اور قربانی کو قبول کیا اور آپکو خصوصی طور پر پندرھویں صدی ہجری کے لئے <u>۱۹۶۶ء</u> کی ابتدا میں ایوب کا خطاب عطا فرما کر مسیح موعود کی مدد کے لئے آسمان سے نازل فرمایا اور اسطرح جماعت مسیح موعود میں روحانی خلافت اور ظاہری خلافت دو الگ الگ افراد کو ملی اور آپ پر وہ دور ابتلاء شروع ہو گیا جو کہ مثل حضرت ایوب علیہ السلام ہے۔

چنانچہ قریبا مارچ <u>۱۹۶۶ء</u> میں آپ نے اپنے اس خادم پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے یوں فرمایا کہ حالات کچھ زیادہ ہی خراب ہو رہے ہیں دعا کریں اگر میرے رب نے مجھ پر عنایت کی نظر نہ کی تو میرے دشمن میرا نام و نشان مٹا دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ یہ بات میں آپ کے سوا کسی سے نہیں کہتا مجھے آپ پر اعتماد ہے اس تحریر کی فوٹو کاپی حسب ذیل ہے

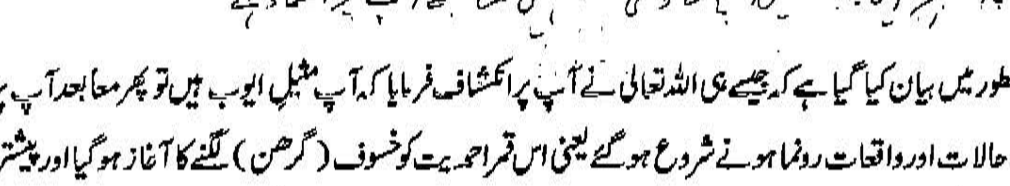
دعا کریں اگر میرے رب نے مجھ پر عنایت کی نظر نہ کی تو میرے دشمن میرا نام و نشان مٹا دینے
پر تلے ہوئے ہیں یہ بات میں آپ کے سوا کسی سے نہیں کہتا مجھے آپ پر اعتماد ہے

جیسا کہ مندرجہ بالا سطور میں بیان کیا گیا ہے کہ جیسے ہی اللہ تعالی نے آپ پر انکشاف فرمایا کہ آپ مثیلِ ایوب ہیں تو پھر معا بعد آپ پر اس منصب کے مناسب حالات اور واقعات رونما ہونے شروع ہو گئے یعنی اس قمر احمدیت کو خسوف (گرھن) لگنے کا آغاز ہو گیا اور پیشتر اس کے آپ پر مزید اندھیرا چھا جاتا اکتوبر <u>۱۹۶۶ء</u> میں اپنے عہدہ یعنی صدارت خدام الاحمدیہ کے اختتام سے قبل ربوہ میں سالانہ اجتماع کے موقع پر جسمیں کم و بیش ۵۰۰۰ افراد موجود تھے مندرجہ ذیل دو رویا سنائے جو کہ حکمتِ الٰہی سے پیشگوئی کی صورت بن گئے۔

<u>پہلی رویا/پیشگوئی</u> اس رویا کے بیان کے وقت حضرت خلیفہ ثالث بھی موجود تھے اور اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے۔ پہلے آپ نے رویا کا پس منظر یوں بیان فرمایا

پچھلے دنوں جب خدام الاحمدیہ میں چرچہ ہونے لگا آئیندہ صدارت کے متعلق تو شدہ شدہ میرے تک بھی یہ بات پہنچی اس وقت میں نے دعا کی اس رنگ میں کے اللہ تعالی انکشاف فرمائے تو

میں نے اپنے والد ماجد حضرت مصلح موعود۔۔۔کو خواب میں دیکھا حضور نے فرمایا کہ آؤ ہم مل کر قرآن کریم کی خدمت کریں میں سمجھ گیا کی رویا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی مجھ سے دوسرے رنگ میں خدمت لینا چاہتا ہے۔ یہ اسکا احسان ہے کہ اس نے اس رنگ میں مجھے تشفی دی کی وہ میرے لئے خدمت کا کوئی اور موقعہ پیدا کرے گا یعنی اس رنگ میں مجھے موقعہ دے گا کہ قرآن کریم کی خدمت کا موقعہ مجھے مل جائے۔ (خالد نومبر ۱۹۶۶ ص ۲۶)

چناچہ آپ نے پندرھویں صدی ہجری کی ضروریات کے لئے انتیسویں۔تیسویں پاروں کی کچھ سورتوں کی اعجازی تفسیر تحریر فرمائی ہے جو کہ مرسلین مقربین کی شان کے عین مطابق ہے۔احباب دعا کریں کی اللہ تعالی سب رکاوٹوں کو دور فرمائے اور اسکی اشاعت کے سامان ہوں اور اس روحانی مائدہ سے جماعت مسیح موعود مستفید ہو آمین۔

<u>دوسری رویا / پیشگوئی</u> جو آپ نے اسی اجتماع کے موقع پر بیان فرمائی تھی یہ ہے

کچھ عرصہ ہوا میں نے رویا میں دیکھا کہ میں فوت ہو گیا ہوں اور مجھے دفن کرنے لگے ہیں تو یک دم میرے دل میں الحمدللّٰہ کی گونج پیدا ہوئی اور یونہی الحمدللّٰہ کے الفاظ پیدا ہوئے میں دوبارہ زندہ ہو گیا۔ (خالد نومبر ۱۹۶۶ ص ۲۵)

اس رویا میں آپ پر مثل ایوب علیہ السلام حالات وواقعات ہونے کی پیشگوئی اور اس بات کی طرف اشارہ تھا کے آپ مقرب الہی ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود کے الھام میں بیان ہوا ہے کہ۔

جو لوگ خدا تعالی کے مقرب ہیں وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں (تذکرہ صفہ ۱۷۱)

نیز سیدنا حضرت مسیح موعود نے مزید تعبیراً فرمایا کہ

"رویا میں کسی مردہ کا زندہ ہونا کسی مردہ امر کا زندہ ہونا ہے" (تذکرہ صفہ ۳۹۳)

چناچہ حضور مسیح موعود کی بیان فرمودہ اس تعبیر کے عین مطابق اسکا ظہور ہو چکا ہے الحمدللّٰہ۔ اور مشیت ایزدی سے جو حضرت ایوب احمدیت پر آپ کے وصال تک جو خسوف یعنی اندھیرا چھایا رہا وہ اب بفضل تعالی ختم ہو رہا ہے اور وہ امر جو آپ کی زندگی میں مردہ سمجھا گیا اب زندہ ہو چکا ہے الحمدللّٰہ۔ چنانچہ ۱۵ جنوری ۲۰۰۴ کو جب آپکا وصال ہوا تو اللہ تعالی نے مورخہ ۲۳ فروری ۲۰۰۴ خاکسار راقم کو جسے آپ سے خادمانہ روحانی نسبت ہے کو توفیق عطا فرمائی اور میں نے عمائد سلسلہ کو بذریعہ خطوط آپ کے مقام اور بلند شان سے بحجت آگاہ کیا نیز یہ کہ آپکا مشن بفضل تعالی جاری وساری ہے اور یہ کہ اللہ تعالی اسکی تکمیل کے سامان اپنے فضل سے قدیم سنت کے مطابق کرے گا۔ چناچہ اس دوران بفضل اللہ سعید روحوں پر انکشاف ہو رہا ہے اور عنقریب وہ وقت بھی آجائیگا جبکہ اللہ تعالی اس مرسل اور ناصر مسیح موعود پر ایمان لانے اور مستفید ہونے کی توفیق جماعت مسیح موعود کو عطا فرما دے گا یہ عریضہ بھی اسی سلسلہ کہ کڑی ہے اور جو یہ عاجز چند خطوط احباب جماعت کو آگاھی کے لئے ارسال کر رہا ہے یہ ادائے امانت کی محض للہ ایک کوشش اور اس قادر وتوانا کے اذن اور ایما سے ہے اور اس بات کا اظہار کہ مردہ امر کے زندہ ہونے سے متعلق جو پیش گوئی حضرت ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد نے ۳۹ سال قبل بحساب ہجری کی تھی اللہ تعالی کی تائید اور نصرت کی جو زبردست نوید آپکو عطا ہوئی تھی اور آپ نے ایک بڑے مجمع کے سامنے بیان کی تھی اس قادر وتوانا حی وقیوم نے اپنے فضل سے پوری کرنی شروع کر دی ہے فالحمدللّٰہ

صدارت خدام الاحمدیہ سے فراغت کے بعد آپ کے خلاف حاسدانہ اور معاندانہ کاروائیوں میں مزید اضافہ ہوتا گیا اور آپ نے جناب باری سے اگست <u>۱۹۶۷</u> میں استفسار کیا تو رات کو حضرت مسیح موعود کے یہ اشعار الہاماً نازل ہوئے جیسا کہ آپ نے اپنے ایک مکتوب ۶۲ <u>۱۹۶۸</u> میں اس خادم کو تحریر فرمایا

الہامی اشعار

''خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس راہ کو اڑاتی ہے وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پر پڑتی ہے کبھی ہو کر ہو پانی ان پہ اک طوفان لاتی ہے
غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے''

اور اصل زور اس شعر پر تھا ''غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے، بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے'' آپ نے اس سے یہ مفہوم لیا

''کہ کوئی بڑا طوفان ہے جو خدا کے ارادہ کو روکنے کیلئے بپا ہوگا'' مکتوب نمبر ۶۲ ۱۹۶۸

چنانچہ آپکی تفہیم کے عین مطابق، حسد، معاندت، عیب چینی اور بہتان تراشی کا دور شروع ہو گیا اور یہ طوفان آپکی باقی ماندہ زندگی پر محیط رہا اور آپ کو ہر قسم کی مشاورت اور جماعت کی کاروائی سے بالفعل محروم کر دیا گیا تمام عرصہ زبان بندی رہی اور آپ سے عقیدت رکھنے والوں کو براہ راست اور دیگر اقدام سے ایسا ڈرایا گیا کہ وہ تاب نہ لا کر آپ سے بادل نخواستہ علیحدہ ہو گئے ماہ سوائے چند ایک افراد کے جیسا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے ساتھ ہوا تھا بفضل خدا ان چند افراد میں سے یہ راقم بھی ہے جو آپ سے اس وقت مخاطب ہے۔ آپ پر نازل ہونے والے کلام اور الہامات میں سے جو کہ آپ نے ۱۹۶۲ سے ۱۹۶۵ کے دوران کسی قدر مختلف مقامات پر خطاب کرتے ہوئے حضرت خلیفہ ثانی کے عہد میں بیان کئے تھے ان کو توڑ مروڑ کر اعتراضات اور نقطہ چینیاں اور انکوائری ۱۹۶۹ میں شروع ہو گئی چنانچہ آپ نے مجھے تحریر فرمایا کہ انکے متعلق جماعت میں یہ باتیں پھیلائی جا رہی ہیں۔

''جن میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ میرا مقام مسیح موعود کے بعد سب سے بڑھ کر ہے اور میں خلیفہ المسیح سے افضل ہوں''

''ربوہ کے ایک شخص نے بتایا کہ امراء کی میٹنگ میں بھی الزام لگایا گیا اور کہا کہ یہ ایسے الہام پیش کرتا ہے اور چونکہ ایسا ہو نہیں سکتا اسلئے یہ الہام شیطانی ہیں۔ نعوذ باللہ گویا کہ مفتری علی اللہ بھی قرار دے دیا اور خوف نہ کیا۔'' مکتوب ۸۳ جون ۱۹۶۹۔

خاکسار نے آپ پر وارد ہونیوالے حالات اور واقعات کا اختصار کے ساتھ نمونۃً ذکر کیا ہے حالانکہ میرے پاس بیان کرنے کو بہت کچھ ہے مگر یہاں صبر، عفو اور درگزر مقصود ہے تا مولیٰ کریم جلد اصلاح احوال کر دے۔ آمین

جون ۱۹۸۲ میں جو واقعہ خلیفہ رابع کے انتخاب کے سلسلہ میں ہوا اس کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ ایوب احمد یت حضرت مرزا رفیع احمد صاحب اپنے خطاب میں یہ بیان کرنا چاہتے تھے کہ بنیادی طور پر قرآنی تعلیم اور آیت استخلاف کے مطابق یہ حق جمہور مومنین کو ہے اور اس طریق پر منتخب شدہ کسی خلیفہ کو صرف یہ حق ہے کہ اپنے بعد کسی کو نامزد بھی کر سکتا ہے یا اسکے انتخاب کے لئے کوئی قاعدہ بنا سکتا ہے مگر مستقل طور پر جمہور مومنین کو اس حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے جو طریق انتخاب سیدنا حضرت خلیفہ ثانی نے ۱۹۵۶ میں اپنے بعد خلیفہ ثالث کے انتخاب کے لئے مقرر کیا تھا وہ محض خلیفہ سوئم کے انتخاب تک ہی محدود تھا اور خود خلیفہ ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے انتخاب کے بعد پہلی مجلس مشاورت میں اس عندیہ کا اظہار کیا تھا کہ وہ اس طریقہ انتخاب میں آئندہ کے لئے تبدیلی کرینگے لیکن انہوں نے اپنے عہد کے آخری ایام تک نئے قواعد انتخاب سے جو کہ انکی اپنی ہی تجویز تھی publicly اعلان نہ کیا تھا۔

اس موقعہ پر آپ یہ بھی بتانا چاہتے تھے کہ مجلس انتخاب کی ہیئت ۱۹۵۶ میں تشکیل کردہ قواعد سے کچھ نسبت نہیں رکھتی کیونکہ اس وقت یعنی ۱۹۵۶ میں ۱۹ سال قبل حضرت مسیح موعود کے خاندان کے افراد اور رفقاء مسیح موعود اور انکے بڑے صاحبزادوں کی کثیر تعداد جو کہ اس مجلس انتخاب کے ممبر تجویز ہوئے تھے فوت ہو چکے تھے اس پس منظر میں آپ یہ بیان کرنا چاہتے تھے کی جمہور مومنین کو انتخاب میں رائے کا حق دیا جائے۔

چنانچہ جب آپ نے بیت مبارک ربوہ میں اس غرض کے لئے خطاب کرنا چاہا تو مولانا عبدلمالک صاحب جو کہ اس وقت انجمن کے ناظر تھے نے حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کو یقین دہانی کروائی کہ وہ فی الحال عام افراد جماعت کو خطاب نہ کریں بلکہ مجلس انتخاب میں انکو موقع دیا جائے گا کہ وہ اپنا مسلک بیان کریں چنانچہ آپ نے اس تجویز کو قبول کر لیا مگر جب اگلے روز مجلس انتخاب میں آپ نے اس بارے میں کچھ کہنا چاہا تو مکرم مرزا مبارک احمد صاحب جو صدر اجلاس تھے نے اسکی اجازت نہ دی باوجود آپ کے اس اظہار کے کہ آپ اپنے لئے خلافت نہیں چاہ رہے لہذا اپنا مسلک بیان کرنے کی اجازت دی جاوے مگر صدر اجلاس نے اسکی اجازت نہ دی اور جو وعدہ مولانا عبدالمالک صاحب نے کیا تھا اسکا پاس نہ کیا۔ اندریں حالات آپ وہاں سے اٹھ کر واپس گھر آ گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد آپ اس مقام پر تشریف لے گئے جہاں بیت مبارک ربوہ کے باہر قریب لان پر جمہور مومنین جماعت جمع تھے اور انہیں صورت حال سے آگاہ کرنا چاہا مگر نظام کے خصوصی کارندوں نے جو پہلے سے تیار تھے بہت شور و غوغا کیا اور آپکی آواز اور پیغام کو دبانے کی کوشش کی اور مزید بیہودگی یہ کہ خود کو ایک ریلہ کی صورت بنا کر آپ کو Push کرتے رہے یہاں تک کے آپ پاس ہی کھڑی ایک خالی بس تک دھکیلے گئے چنانچہ آپ نے بحالت مجبوری اسکے پائیدان پر کھڑے ہو کر خطاب جاری رکھا۔ بعد میں آپ گھر تشریف لے گئے اس دوران خلیفہ رابع کے انتخاب کی کاروائی مکمل ہو گئی۔

مسفدہ درج بالا جو ہوا اسکی ذمہ واری ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد کی بجائے تمام کی تمام مندرجہ ذیل پر آتی ہے

''اول نظام پر'' کیونکہ جیسا کہ حضرت خلیفہ ثالث اظہار کر چکے تھے کہ وہ ۱۹۵۶ کہ قواعد کو تبدیل کرینگے اور جماعت کے سامنے پیش کرینگے نظام نے ایسا نہ کر کے جماعت کو برملا اور اعلانیہ مطلع نہ کیا۔

دوئم انجمن کے ممبران پر کہ باوجود اس کے کہ ان کے ایک نمائندہ نے حضرت مرزا رفیع احمد صاحب سے وعدہ کیا تھا کہ وہ عام جماعت مومنین کو مخاطب نہ کریں بلکہ مجلس انتخاب میں اس معاملہ پر بات کریں مگر جب اسکا وقت آیا تو اس کا پاس نہ کیا گیا۔

عام مومنین جماعت کو جب آپ نے خطاب کرنا چاہا تو یہ الہی تقدیر سے تھا اور اس غرض سے تھا کہ آپ معروف کے مطابق تعلیم سے نظام کو اور جماعت کو مطلع کر دیں کہ صحیح انتخاب کی صورت کیا ہونی چاہئے۔ آپ بلطفر ور اپنے لئے خلافت ظاہری نہ چاہتے تھے کیونکہ پہلے ہی مولا کریم نے آپ کو روحانی خلافت کی خلعت مثل حضرت ایوب علیہ السلام پہنا دی ہوئی تھی۔

آپ پر جو تہمت لگائی گئی کی آپ نے خلافت ظاہری حاصل کرنے کی ناجائز کوشش کی تھی اور نعوذ باللہ عالم جوش میں کسی بس پر بھی چڑھ گئے تھے۔ محض ایک بہتان ہے اسی طرح کا جسطرح زلیخا نے حضرت یوسف پر لگایا تھا حالانکہ معاملہ برعکس تھا۔

اس واقعہ کے بعد آپ پر حالات ایوبی کے ساتھ ساتھ حالت یوسفی بھی وارد ہو گئی اور اسطرح آپ مکمل طور پر زندانی ہو گئے اور ایک مکمل تنہائی کی صورت ہو گئی۔

بعد میں اس ضمن میں اس راقم کے استفسار پر کہ جب حضرت خلیفہ ثالث نے Publicly ازخود یہ عندیہ دیا تھا کہ وہ آئندہ کیلئے قوائد میں تبدلی کر کے مجلس مشاورت میں پیش کرینگے تو پھر انہوں نے ایسا کیوں نہ کیا؟ تو مرزا رفیع احمد صاحب نے بتایا کہ انہیں انتخاب خلیفہ رابع کے بعد بتایا گیا کہ حضرت خلیفہ ثالث انجمن کو تحریر دے گئے تھے کہ ۱۹۵۶ کے قواعد ہی آئندہ انتخاب خلیفہ کے لئے ہونگے۔

یہ طریق انتخاب نظام کو ایسا پسند آیا ہے کہ وہ اس کو مستقل جاری رکھنا چاہتے ہیں حالانکہ اسکی موجودہ شکل میں جمہور مومنین سے مشاورت کا کچھ بھی حصہ نہیں۔

یہاں پر اختصار کیساتھ یہ بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت مرزا رفیع احمد صاحب نے خلیفہ رابع کی بیعت اپنی پھوپھی حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے تحریری ارشاد پر کی تھی جو کہ اس وقت حضرت مسیح موعود کی مبشر اولاد میں سے آخری نشانی تھی چنانچہ آپ نے جماعتی اتحاد کی خاطر اس معاملہ پر مزید کوئی کاروائی نہ کی اس پہلو سے احباب جماعت کو نظام نے مطلع کرنا ضروری نہ سمجھا اور اسطرح کثیر لوگ آپ کے خلاف معاندت اور بدظنی میں اور بھی بڑھ گئے بلکہ اس طوفان میں ڈوب ہی گئے اور اسی حالت میں انکا اس جہان سے خاتمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ ملہم من اللہ اور بفضل خدا کثرت مکالمہ مخاطبہ الیہ سے مشرف تھے۔ ایک دفعہ آپ نے مجھے تحریر فرمایا

"کچھ عرصہ سے بشارت بھی کوئی نہیں ملی۔ اور میرا یہ حال ہے کہ اگر چند دن بھی ادھر سے کوئی اشارہ نہ ہو تو موت کی سی شدت معلوم ہوتی ہے"۔ (مکتوب 83 سن 1969ء)

کچھ عرصہ سے بشارت بھی کوئی نہیں ملی اور میرا یہ حال ہے کہ اگر چند دن بھی ادھر سے
کوئی اشارہ نہ ہو تو موت کی سی شدت معلوم ہوتی ہے

آپ کو اپنی پاکیزہ زندگی میں سینکڑوں رویا، کشوف اور الہامات اپنے عظیم منصب اور مرتبہ کے حوالے سے ہوئے ہوں گے۔ کبھی کبھار اپنے نوازش ناموں میں مجھے بھی رقم کر دیتے تھے۔ چنانچہ اُن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

چند مزید رویا کشوف والہامات سیدنا حضرت مرزا رفیع احمد

☆ ''جاعل اللذین اتبعوک فوق اللذین کفروٗ''

ترجمہ از راقم میں تیرے تابعین کو تیرے منکروں پر فائق رکھوں گا۔ مکتوب 40/1965

نوٹ یہ الہام جیسا کہ قرآن مجید میں بیان ہوا حضرت مسیح علیہ السلام کو ہوا تھا۔ پھر حضرت مسیح موعود کو بھی ہوا۔

☆ مجھے بتایا گیا ہے ''خدا تعالیٰ کے قدموں میں جھک جانا وصل اور فصل کی تمام حالتوں سے بالا پاک حالت ہے۔'' مکتوب 70/68

☆ کچھ دن ہوئے لمبی زندگی کی بشارت پائی۔ (کچھ دن ہوئے لمبی زندگی کی بشارت پائی ہے) مکتوب 90/1969

☆ یاتیک من کل فج عمیق ماشا اللہ (یاتیک من کل فج عمیق ماشاء اللہ) مکتوب 112/1970

☆ مجھے ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے الہام فرمایا ''تریٰ اعینھم تفیض من الدمع حزنا الا یجدو ما ینفقون۔'' اور تفہیم اسکی یہ ہوئیکہ بہت سے لوگ اس ناچیز سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرتے ہیں اور وہ روتے ہیں کہ کوئی خدمت نہیں کر سکتے۔ مکتوب 221/1976

☆ اللہ تعالیٰ نے بشارت دی کہ ''اللہ تعالیٰ اس خطاکار کو اپنے حبیب کی محبت کے صدقہ میں ہمیشہ کے لیئے ہر قسم کے نفاق سے پاک رکھے گا'' (انشاء اللہ) میرے نزدیک یہ بہت بڑی اور غیر معمولی بشارت ہے۔ مکتوب 221/1976

☆ آج میرے بادشاہ کی طرف سے تسلی آمیز بشارت ملی دیکھا کہ ایک کاغذ دیا گیا ہے جس میں کچھ کلمات لکھے ہیں جو خداوند تعالیٰ نے اس ناچیز کو مخاطب کر کے کہے ہیں ایک فقرہ یاد ہے انک انت الاعلیٰ مکتوب 237/1977

☆ مجھے اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی ہے کہ جو انسان ذات سے بالاتر ہو کر جماعتی امور پر نظر کر سکے اس کو صدیقوں والا ایمان عطا کیا جاتا ہے۔
مکتوب 236/1977

☆ دیکھا کہ بعض بزرگ صحابہ مسیح موعود علیہ السلام بیٹھے ہیں ایک امریکن سفید فام عورت بھی ہے۔ بات حضرت مسیح علیہ السلام پر روح القدس کے کبوتر کی شکل میں نازل ہونے کی ہو رہی ہے میں اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہوں Doves they are here جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے مگر خیال یہی ہے کہ روح القدس کا نزول مراد ہے واللہ اعلم مکتوب 219/1976

☆ کچھ دن ہوئے خواب میں دیکھا کہ ایک شیعہ ہے اور وہ کہتا ہے مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ لوگ آلِ رسول سے محبت رکھتے ہیں میں اسے جواباً کہتا ہوں کیوں نہ ہو مجھے تو امام حسین علیہ السلام سے نسبت بھی ہے اسکا وہ کچھ برا مناتا ہے تو میں اسکو سمجھاتا ہوں کہ غلامی بھی ایک نسبت ہوتی ہے۔ مکتوب 256 1978ء

سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے چند فرمودات

''حقیقی محبت سگے اور سوتیلے اپنے اور غیر کا یہاں ہی امتحان ہوتا ہے۔ جسکی محبت اوپری ہوتی ہے وہ کہتا ہے کہ اگر مجھے نہیں تو پھر کسی کو نہ ملے، توڑ و تباہ کر دو۔ جس کے جگر میں ہوک ہوتی ہے جسکا جگر گوشہ ہوتا ہے وہ کہتا ہے جیتا رہے خواہ میری آنکھوں سے دور۔''

مکتوب 237 1977ء

☆ ''اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز کو بھی ایوب نام دیا ہے اور حضرت ایوب علیہ السلام سے مشابہت بخشی ہے۔''

(اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز کو بھی ایوب نام دیا ہے اور حضرت ایوب علیہ السلام سے مشابہت بخشی ہے) مکتوب 59/1968

(9)

☆"عزل خلافت کا تصور انتہائی گندہ اور ناپاک ہے مجھے ذاتی طور پر اس لفظ سے انتہائی کراہت ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعلیٰ کی نظر میں یہ بات بہت مکروہ ہے۔" مکتوب 1979/258

☆"اللہ تعالیٰ نے جس حفاظت کا وعدہ فرمایا تھا وہ ظاہری الفاظ اور باطنی علوم و معارف دونوں کے متعلق تھا جیسا کہ فرمایا انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مدلائل ثابت فرمایا کہ اس حفاظت میں علوم قرآنیہ کی حفاظت کا بھی وعدہ تھا جو مجددین اور محدثین اور مرسلین کی بعثت کے ذریعہ پورا ہوتا رہا اور پورا ہوتا رہے گا۔ تفسیر سورۃ القیامہ آیت نمبر 20"۔

☆ "ایک دوست نے اپنا خواب لکھا ہے کہ انہوں نے میرے متعلق دیکھا ہے کہ میں فوت ہو گیا ہوں اور حضرت مسیح موعود نے میرا جنازہ پڑھا ہے پھر جنازے کے پاس کھڑے ہو کر قم باذن اللہ فرمایا تو میں اٹھ کھڑا ہوا"۔ مکتوب 1984/334

ایک اور بات جو قدرتی طور پر بعض ذہنوں میں اُبھر سکتی ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ مخصوص حالات پیش آمدہ میں رہ کر آپ نے اپنا فرض منصبی کماحقہٗ ادا کیا مگر حکمت الٰہی سے آپ کو کھل کر تبلیغ کا حکم نہ ہوا۔ اس لئے آج کی نسل جنھوں نے آپ کو کبھی دیکھا نہیں، نہ ہی آپ کے بارے میں ذکر سنا اور اگر سنا بھی تو متعصبانہ اس لئے وہ کسی قدر معذور ہے۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز راقم کو جو کہ آپ کا روحانی خادم ہے کو توفیق عطا فرما دی ہے کہ حق امانت ادا کروں اور حسب استطاعت حضرت ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد صاحب کے مقام اور شان کے بارے میں شواہد کے ساتھ ایسے نوجوانوں اور دیگر افرادِ جماعت کو آگاہ کر دوں تا انہیں علم ہو جائے اور وہ اپنا قبلہ درست کریں اور اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اس 15 ویں صدی ہجری کیلئے منجانب اللہ ناصر مسیح موعود کو شناخت کریں۔ اور آپ کی تعلیمات کو حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اُن پر عمل درآمد۔ یاد رہے کہ مرسل پر ایمان لانا اور اُسکی اطاعت اختیار کرنے کیلئے کسی سے اجازت لینے کی ضرورت درکار نہیں ہوتی۔

حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کی مماثلت اور مشابہت حضرت ایوب علیہ السلام سے بشدت ہے۔ مگر آپ کو بعض اور مقربین الٰہی سے بھی نسبت ہے۔ جس کا بیان انشاء اللہ کسی اور موقع پر بتوفیق خداوندی ہو سکتا ہے۔

توضیح مراد ا۔ اس عریضہ کا مقصد صرف اسی قدر ہے کے ناصر مسیح موعود حضرت مرزا رفیع احمد کے مقام اور اُن کی شان سے احباب جماعت کو مطلع کروں اور یہ کام اس عاجز نے اللہ تعالیٰ کی ایما اور اذن سے کیا ہے۔ تا کہ احباب جماعت اپنا قبلہ درست کریں۔ اور اُس روحانی مائدہ سے مستفید ہوں جو تازہ طور پر 15 ویں صدی ہجری کیلئے آسمان سے نازل ہوا اور زیادہ تر ایک اعجازی تفسیر میں موجود ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے اس مقرب بندے نے روح القدس سے تائید پاکر اور کلام اللہ اور احمدیت کا شرف ظاہر کرنے کیلئے تحریر فرمائی ہے اور بوجوہ ابھی تک شائع نہیں ہو سکی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب روکیں دور کر کے اس نعمت عظمیٰ کی اشاعت کے سامان کرے۔ جب یہ تفسیر چھپ جائیگی اور آپ کو مستفید ہونے کا موقع ملے گا تو انشاء اللہ آپ کے یقین، ایمان اور معرفت میں بہت ترقی ہوگی۔

۲۔ اس بات پر اتفاق ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی خلافت قیامت تک رہے گی۔ مگر اس میں دونوں قسم کی خلافت شامل ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے آیت استخلاف کی تفسیر میں فرمایا۔

"خدا نے تم میں سے بعض نیکو کار ایمانداروں کیلئے یہ وعدہ ٹھہرا رکھا ہے کہ وہ انہیں زمین پر اپنے رسول مقبول کے خلیفے کرے گا۔ اُن ہی کی مانند جو پہلے کرتا رہا ہے اور اُنکے دین کو کہ جو ان کیلئے پسند کر لیا ہے یعنی دین اسلام کو زمین پر پھیلا دے گا او قائم کر دے گا۔ اور بعد اس کے کہ ایماندار خوف کی حالت میں ہوں گے۔ یعنی بعد اُس وقت کے کہ بباعث وفات حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم یہ خوف دامنگیر ہوگا کہ شائد اب دین تباہ نہ ہو جائے تو اس خوف اور اندیشہ کی حالت میں خدائے تعالیٰ خلافت حقہ کو قائم کر کے مسلمانوں کو اندیشہ ابتری دین سے بے غم اور امن کی حالت میں کر دے گا۔ وہ خالصاً میری پرستش کریں گے اور مجھ سے کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں گے یہ تو ظاہری طور پر بشارت ہے مگر جیسا کہ آیات قرآنیہ میں عادت الٰہیہ جاری ہے اس کے نیچے ایک باطنی معنی بھی ہے وہ یہ کہ باطنی طور پر ان آیات میں خلافت روحانی کی طرف اشارہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک خوف کی حالت میں جب محبت الٰہیہ دلوں سے

اُٹھ جائے اور مذاہب فاسدہ ہر طرف پھیل جائیں اور لوگ رو بدنیا ہو جائیں اور دین کے گم ہونے کا اندیشہ ہو تو ہمیشہ ایسے وقتوں میں خدا روحانی خلیفوں کو پیدا کرتا رہے گا کہ جن کے ہاتھ پر روحانی طور پر نصرت اور فتح دین کی ظاہر ہو۔ اور حق کی عزت اور باطل کی ذلت ہو، تا دین ہمیشہ اپنی اصلی تازگی پر عود کرتا رہے۔ اور ایماندار ضلالت کے پھیل جانے اور دین کے مفقود ہو جانے کے اندیشہ سے امن کی حالت میں آجائیں۔ (روحانی خزائن جلد ۱ص249/50)

۳۔ اس لئے وقتاً فوقتاً دونوں اقسام کے خلفا کی تابعداری مومنین پر لازم ہے۔ روحانی خلیفہ چونکہ منہاج نبوت پر نازل ہوتا ہے اور مرسل کے پیرائے میں آتا ہے اس لئے اُس کو شناخت کرنا اور اس پر ایمان لانا ہر مومن پر فرض ہے۔ اور اُس ظاہری خلیفہ پر بھی جس کی زندگی میں وہ نازل ہو۔

اللہ تعالیٰ اپنے روحانی خلیفہ یعنی خلیفۃ اللہ کا تقرر بلا شرکت غیر درج ذیل اصول قرانی یعنی یُلقی الروح علی من یشاء من عبادہٖ (سورہ المومن آیت 16) کرتا ہے۔ ترجمہ از راقم خدا اپنے بندوں سے (جس کو چاہتا ہے نبوت کی روح اُس پر ڈالتا ہے) وہ پابند نہیں کہ کسی ظاہری خلیفہ کو ضرور روحانی خلافت بھی عطا کر دے۔ ہاں کبھی کبھار ظاہری خلفاء اور بادشاہوں کو روحانی خلافت بھی عطا کر دیتا ہے۔ جیسے حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کے معاملے میں ہوا نیز حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز کے بھی.

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں "مجددوں اور روحانی خلیفوں کی اس امت میں ایسے ہی طور سے ضرورت ہے جیسے کہ قدیم سے انبیا کی ضرورت پیش آتی رہی ہے"۔ (روحانی خزائن جلد 6 ص340)

۴۔ ہمارا خدا وعدوں کا سچا ہے اور اُس نے کسی صدی کو بھی خالی نہیں چھوڑا۔ اور موجودہ پندرویں صدی ہجری میں بھی اپنی قدیم سنت کے مطابق اپنا مرسل نازل فرمایا ہے تا کہ جماعت مسیح موعود پھر سے تر و تازگی حاصل کرے۔ فلحمد للہ

اس عریضہ کا مقصد اور مدعا صرف اسی قدر ہے کہ جو خطا گذشتہ قریباً چالیس سال سے حضرت ایوب احمدیت کی ناقدری اور ناشناسی کی ہو رہی ہے اسکا تسلیم کیا جائے تا معاملہ اصلاح پزیر ہو۔ جماعت میں اتحاد کی جو صورت ہے اللہ تعالیٰ اسکو قائم و دائم رکھے مگر اللہ تعالیٰ کے روحانی خلیفہ "مرسل کو شناخت کرنا اور اسپر ایمان لانا اور تازہ طور پر غلطیوں سے پاک تعلیم سے مستفید ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنا انفرادی طور پر نیز اجتمائی طور پر اس سے بھی زیادہ ضروری ہے کیونکہ ۱۵ ویں صدی ہجری کے حوالے سے بروز حساب اللہ تعالیٰ کو اس بات کا بھی جواب دینا ہوگا۔ الم یاتکم نزیر؟۔

دعا بلآخر اللہ تعالیٰ کے حضور یہ بھی دعا ہے کہ وہ پاک ذات ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنی خاص الخاص تائید اور نصرت سے نوازے اور وہ اس عظیم خطا کا یعنی حضرت ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد کی ناشناسی اور ناقدری کی خطا جو کے انکو ورثہ میں ملی ہے کا تدارک کرنے میں جماعت کی رہنمائی کریں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں تا جماعت اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو پالے اور پھر سے سرسبزی اور تر و تازگی کا دور شروع ہو والسلام علیٰ من تبع الہدیٰ۔ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

فقط ناچیز

غلام احمد 4-11-06

معتمد حضرت ایوب احمدیت

(11)

حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے حالات زندگی کا مختصر خاکہ

نومبر ۱۹۶۲ء میں آپ کی شخصیت کے بارے میں ادارہ 'خالد' کی طرف سے آپ کا ایک تعارف بعنوان 'ہمارے نئے صدر' شائع ہوا تھا جو کہ درج ذیل ہے۔

ہمارے نئے صدر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ ۵ مارچ ۱۹۲۷ء کو پیدا ہوئے چھ برس کے تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ سارہ بیگم صاحبہ نے انتقال فرمایا چنانچہ بچپن ہی سے آپ کو حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شفقت آمیز خصوصی تربیت سے وافر حصہ پانے کا موقع ملا۔ ابتدائی تعلیم گھر پر پرائیویٹ طور پر حاصل کی۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اپنی خواہش پر مدرسہ احمدیہ میں حصول تعلیم کے لئے داخل کروا دیا ۱۹۴۰ء میں مدرسہ احمدیہ سے فارغ ہوئے۔ بعد ازاں حضرت اقدس کی ذاتی نگرانی میں تفسیر، حدیث، صرف ونحو اور کسی قدر فارسی کی تعلیم حاصل کی ۱۹۴۷ء میں ہجرت کی وجہ سے یہ تعلیمی سلسلہ تو جاری نہ رہ سکا تاہم جامعہ احمدیہ جب احمد نگر منتقل ہوا تو آپ حصول تعلیم کے لئے یہاں آ گئے ۱۹۴۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا ۱۹۵۰ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے توسط سے میٹرک کا امتحان امتیاز کے ساتھ پاس کیا۔ پھر پرائیویٹ طور پر ۱۹۵۱ء میں ایف۔ اے اور ۱۹۵۳ء میں بی اے کے امتحان بھی پاس کر لئے اور ایم۔ اے کی تیاری شروع کر دی اسی اثناء میں کسی نے کہا کہ ایم اے کی ڈگری عزت کے لئے بڑی ضروری ہے۔ آپ نے اسے قرآنی فلاسفی (اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ) کی روح کے خلاف سمجھتے ہوئے ایم۔ اے کا ارادہ ترک کر دیا اور اس کی بجائے جامعہ احمدیہ سے "شاہد" کی ڈگری حاصل کی تعلیم کی تکمیل کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر تبلیغ اسلام کی غرض سے انڈونیشیا تشریف لے گئے دو سال تک وہاں اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے بعد ۱۹۵۶ء میں واپس تشریف لائے۔ اس وقت سے جامعہ احمدیہ میں تفسیر القرآن کے پروفیسر ہیں — اور طلبہ میں نہایت مقبول!

مجلس خدام الاحمدیہ کے کاموں میں ابتداء سے دلچسپی لیتے رہے ہیں ۱۹۴۶ء میں مجلس مرکزیہ کے نائب معتمد اور بعد ازاں معتمد مقرر ہوئے۔ ہجرت کے وقت آپ ہی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے معتمد تھے۔ محاذ کشمیر پر جماعت احمدیہ کی جس "فرقان بٹالین" نے ملک وملت کی گرانقدر خدمات سرانجام دیں چند ماہ تک آپکو اس میں فوجی خدمات سرانجام دینے کا بھی موقعہ ملا۔

انڈونیشیا سے واپسی پر فروری ۱۹۵۷ء میں ربوہ کی مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد مقرر ہو گئے اور تقریباً دو سال تک مجلس ربوہ کی قیادت کی۔

آپ ایک سادہ۔ خاموش۔ مرنجان مرنج دینی اور علمی شخصیت کے مالک ہیں۔ تقریر کا انداز اچھوتا اور دلنشین ہے جس میں علمی رنگ کے علاوہ سوز اور درد کی خاص کیفیات نمایاں ہوتی ہیں۔ اس وقت تک آپکی متعدد تقاریر کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہیں۔

قرآن کریم سے آپ کو بہت محبت ہے۔ رمضان المبارک میں کئی سال سے پہنے حصے کا درس نہایت عمدگی سے دے رہے ہیں۔ ایام رمضان کے علاوہ بھی مرکزی مسجد مسجد مبارک میں روزانہ نماز عصر کے بعد قرآن کریم کا درس دیا کرتے ہیں۔ تقریر کی طرح آپ کا درس القرآن بھی نہایت مقبول ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مجلس خدام الاحمدیہ کی کامیاب قیادت کی توفیق عطا فرمائے۔!!

مندرجہ بالا کے بعد حسب ذیل اہم واقعات ہیں۔

۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۶ء تک آپ نے صدارت خدام الاحمدیہ کے فرائض بتائید الٰہی نہایت عمدگی سے سرانجام دئے اور مجلس میں ہر پہلو میں گراں قدر ترقی کی۔

۔سیدنا حضرت خلیفہ ثانی کی عمر کے آخری سالوں میں انکی علالت کے دوران جو نگران بورڈ حضور کی اعانت کے لئے تشکیل دیا گیا تھا آپ اسکے ممبر بھی تھے۔

اللہ تعالیٰ نے ۱۹۶۵ء میں آپ پر انکشاف فرمایا کہ آپ منجانب اللہ روحانی خلیفہ ہیں اور حضرت خلیفہ ثانی کے انتقال کے بعد جب ظاہری خلیفہ ثالث کا انتخاب ہوا تو آپ کا نام بھی پیش ہوا مگر جب تقدیر الٰہی سے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو مجلس انتخاب نے کثرت رائے سے منتخب کر لیا تو آپ نے فی الفور شرح صدر کے ساتھ اسے قبول کیا اور انکی بیعت کی اور اپنی صدارت کا آخری سال انکے عہد میں پورا کیا ۱۹۶۷ء میں آپ کو حج کی سعادت نصیب ہوئی۔

اسی سال جامعہ احمدیہ نے آپ کو یعنی اللہ تعالیٰ کے اس روحانی خلیفہ کو مزید تعلیم کے لئے کسی عرب ملک بھجوانے کی تجویز دی مگر آپ نے استخارہ کے بعد معذرت کر لی

۱۹۶۷ میں آپ پر حالت ایوبی نمایاں طور پر وارد ہونی شروع ہوگئی جو کہ جنوری ۲۰۰۴ یعنی وصال تک رہی

۲۷ اکتوبر ۱۹۶۸ جب حضرت خلیفہ ثالث نے پہلی مرتبہ یہ عقیدہ انصاراللہ کے اجتماع میں پیش کیا کہ

"نئی صدی کے سر پر پہلے مجددین کیطرح کسی نئے مجدد کی آمد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"

تو آپ نے انکی خدمت میں مناسب طریق سے اصل تعلیم قرآنی اور فرمودات رسول اللہ ﷺ اور فرمودات حضرت مسیح موعود پیش کر کے اسکا رد کیا بعد میں جب ۱۹۷۷ میں حضرت خلیفہ ثالث نے دوبارہ اوپر بیان کردہ اپنے عقیدہ کا اعادہ کیا تب بھی آپ نے اسکے رد کا انتظام فرمایا اسکے بعد بھی آپ کی زندگی میں جب بھی ایسی صورت حال پیش آئی کہ کوئی امر خلاف تعلیم قرآن وسنت ہے تو باوجود اسکے آپ تنہائی کی زندگی گزار رہے تھے آپ فی الفور اصلاح کی غرض سے متعلقہ افراد یا تنظیم کو توجہ دلا دیتے تھے چاہے کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے۔

۱۹۶۹ جامعہ میں قرآن کی تدریس کا مضمون آپ سے لے لیا گیا جسکا آپ کو بہت صدمہ ہوا جیسا کہ آپ نے ایک خط میں ذکر کیا اس مضمون کی جگہ آپ کو تاریخ و تصوف کے مضامین سپرد کئے گئے جو کہ آپ جون ۱۹۸۲ تک پڑھاتے رہے۔

۱۹۸۵ آپ جو تفسیر قرآن لکھ رہے تھے چاہا کہ مغربی تہذیب کو قریب سے مشاہدہ کریں تا کہ بیان تفسیر میں اس کو مدنظر رکھیں اسلئے آپ نے مغربی ممالک جرمنی، ہالینڈ، ڈینمارک اور انگلستان کا نجی دورہ کیا۔ واپسی پر آپ ترکی میں بھی رکے اور وہاں میوزیم میں نوادرات اسلامی بھی دیکھے۔

۱۹۹۲ آپ اپنی اہلیہ محترمہ کو بغرض علاج انگلستان لے گئے۔

۲۰۰۳ میں خلافت خامسہ کے قیام پر یوں اپنے اطمینان کا خاکسار سے اظہار فرمایا الحمدللہ جماعت ایک ہاتھ پر پھر اکٹھی ہوگئی۔

اکتوبر ۲۰۰۳ آپ نے اپنے اس خادم کو بتایا کہ میرا ابتلا لمبا ہو گیا ہے۔

دسمبر ۲۰۰۳ ربوہ میں ایک ملاقات میں خاکسار کو بتایا کہ جو وعدے اللہ تعالی کے میرے ساتھ تھے انشا اللہ میرے متبعین کے ذریعے پورے ہو جائینگے۔

۱۵ جنوری ۲۰۰۴ آپ کا وصال ہو گیا۔ باوجود مختصر وقت کے ہزاروں کی تعداد میں احباب نماز جنازہ میں شرکت کے لئے ربوہ اور مضافات اور قریبی شہروں سے اکٹھے ہو گئے اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

اعجازی تفسیر آپ نے اس رویا کی بنا پر جو ۱۹۶۶ میں بیان کی تھی الہی تائید سے ایک اعجازی تفسیر قرآن موجودہ زمانے کی ضرورتوں کے لئے رقم فرمادی ہے جو قریبا تین ہزار پانچ سو صفحات پر مشتمل ہے۔

اس کے علاوہ آپ کا بہت عمدہ اور بلند پایہ نعتیہ کلام بھی ہے نیز آپ نے دعائیہ اور تربیتی اغراض کے لئے نظمیں بھی رقم فرمائی ہیں۔

X ———————— X

X

شاہد حسین # 3
احمدی بھائی کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1/13. قسط دوئم

بیان سیرت ناصر مسیح موعود ایوب احمدیت، حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد

الحمد اللہ کہ عنوان بالا پر جو مضمون (قسط اول) احمدی احباب کے نام ارسال کیا گیا بہت مقبول ہوا اور اکثر قارئین جن سے بالمشافہ ملاقات کا موقع ملا انہوں نے نفس مضمون اور اس کی ادائیگی سے اطمینان کا اظہار کیا۔

تاھم نظام کے بعض سرکردہ اصحاب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ’’جن‘‘ کا میں نے ذکر کیا ہے اس غرض کے لئے اس راقم کو کسی نے وکیل بنایا ہے؟ سو گزارش ہے کہ ایسا اعتراض قلت تدبر کی وجہ سے ہے۔ خاکسار نے بہت بیّن طور پر اپنے مضمون میں اظہار کیا ہے کہ یہ ناچیز حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد آپ پر سلامتی ہو کو پندرھویں صدی ہجری کے لئے من جانب اللہ ناصر مسیح موعود اور مرسل مانتا ہے۔ نیز یہ کہ راقم کو ان سے خاص خادمانہ روحانی نسبت ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور ایماء سے ایسا کر رہا ہے تا کہ احمدی احباب کو اُن کی شان اور مقام سے علم ہو اور وہ اُن پر ایمان لائیں اور اپنی موجودہ روحانی حالت کو اور آخرت کو سنواریں۔

جیسا کہ راقم نے پہلی قسط میں اس عندیہ کا اظہار کیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو آئندہ ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد کی نسبت بعض اور مقربین الٰہی سے بھی بیان کی جائیگی۔ چنانچہ خاکسار نے اس غرض کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود کی بعض بشارات کا انتخاب کیا ہے جو کہ اس قسط دوئم میں پیش کی جا رہی ہیں۔

مگر بیشتر اس کے ’’وکالت‘‘ کے اعتراض کے حوالے سے جو راقم پر کیا گیا ضروری ہو گیا ہے کہ خود اپنے متعلق بھی قارئین کرام کو مزید بتاؤں کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے حکم اور ایماء سے ایسا کر رہا ہوں تو اس کی شہادت کیا ہے؟

اگرچہ اس ناچیز کو جو تعلق باری تعالیٰ سے ہے میری طبعاً خواہش تھی کہ اسے خفیہ رکھوں مگر اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی مجھے احباب کو مخاطب کرنے کے لئے فرمایا ہے اور جبکہ بعض دوست ’’وکالت‘‘ کے بارے میں تفصیل جاننا چاہتے ہیں تو بامر مجبوری مجھے اس کا اظہار کرنا پڑ رہا ہے۔ سو ایسے اصحاب کو معلوم ہو کہ اس عاجز کو بشدت نسبت حضرت ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد صاحب سے ہے دیگر مقربین الٰہی سے بھی ہے۔ نیز سیدنا حضرت محمود سے بھی ہے جن کا میں بروز اور ثانی ہوں۔ ان کی مکمل رویا مورخہ 26 مارچ 1946ء جو کتاب بعنوان ’’رویا و کشوف سیدنا محمود‘‘ میں درج ہے اور جس میں محمود ثانی کے ظہور کی بشارت پندرھویں صدی کے ستائیسویں سال یعنی 1427 ھجری کے حوالے سے ہے یہ ناچیز راقم ہی اس کا مصداق ہے اور میری تائید کے لئے یہ آسمانی شہادت ہے کیونکہ اس عالم الغیب کو معلوم تھا کہ جماعت میں جو ایک فتنہ و فساد پندرھویں صدی ہجری کے ستائیسویں سال میں بپا ہوگا اس میں فوجوں والے فریق یعنی اہل نظام کے عزائم۔ ناحق خواہشات اور احساسات اور کیفیات کیا ہوں گی۔ اور اس کے بالمقابل اس راقم مثیل محمود کے عزائم کیا ہونگے۔ چنانچہ پچھلے سوا تین سال میں اس رویا کا بہت سا منذر حصہ بقدرت خداوندی اب تک پورا ہو چکا ہے اور مبشر پہلو بھی شروع ہو چکا ہے جس کی تکمیل کا انتظار ہے۔ راقم نے جو مضمون سیرت ایوب احمدیت کے متعلق لکھا ہے اور جس میں ان تمام بنیادی تعلیمی اور عقائد کی اصلاحات کی طرف توجہ دلائی ہے بعینہ تفصیل اس کاروائی کی پیشگوئی سیدنا محمود کی حوالہ بالا رویا میں ہے۔

اس رویا میں جو ’’سیالکوٹ‘‘ کا ذکر ہے یہ تفہیم طلب ہے وہ یوں کہ سیال کوٹ ایسی آبادی کو کہتے ہیں جو کہ ایسے افراد پر مشتمل ہو جو دیگر جگہوں سے ہجرت کر کے کسی خاص علاقہ میں آبادی کا باعث ہوں سو میرے نزدیک اس سے مراد یورپ اور شمالی امریکہ میں احمدی حضرات ہیں اور عملی طور پر یوں واقع ہوا ہے کہ جب یہ راقم 1427 ہجری میں کینیڈا۔ امریکہ کے ذاتی دورے پر گیا تو نظام کے مقتدر لوگوں نے اس راقم سے رابطہ کیا اور کہا کہ سیرت ایوب احمدیت پر مشتمل مضمون کو آئندہ احباب جماعت کو نہ بھیجوں اور فتنہ و فساد نہ پھیلاؤں۔ اس پر راقم نے ان کو رویا بالا کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ فتنہ و فساد اور عقائد میں بگاڑ تو ’’احمدی جرنیلوں‘‘ نے یعنی فوجوں والے فریق نے پیدا کیا ہے اور اگرچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان پر فوقیت بخشی ہے مگر میں تو تن تنہا ہوں جیسا کہ اس رویا بالا میں درج ہے اور حق میرے ساتھ ہے اس لئے میری بات مان کر اللہ تعالیٰ کی منشا کے مطابق عقائد و تعلیم کی اصلاح کریں اور اس کی رضا حاصل کریں۔ نیز اس رویا میں درج اس بشارت سے مستفید ہوں جو کہ ’’مولا بخش‘‘ نام سے ظاہر ہے اگر سیال کوٹ سے مراد پاکستان میں کا شہر ہی مراد ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کا اظہار بھی کر دے گا۔ احباب کی سہولت کے لئے رویا مذکورہ کا مکمل متن بذریعہ فوٹو کاپی پیش خدمت ہے۔

06/04/2008 13:49 FAX 0 002/008

2/14

زیر اہتمام
فضلِ عمر فاؤنڈیشن

رُؤیا و کشوفِ سیّدنا محمودؓ

ص 299

26 مارچ 46ء

فرمایا: میں نے دیکھا کہ میں گھوڑے پہ سوار ہوں چھ سات اور آدمی بھی گھوڑوں پر سوار ہیں وہ جرنیل معلوم ہوتے ہیں اور کسی احمدی لشکر کی کمان کرتے معلوم ہوتے ہیں مگر یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ صداقت کے رستہ سے بھٹک گئے ہیں اور ان راہوں سے دور جا پڑے ہیں جس پر میں نے جماعت

ص 300

کو پختہ کیا ہے اور جماعت کو غلط راستے پر چلا رہے ہیں میں نے ان کو نصیحت کی۔ وہ مجھے پہچان گئے ہیں لیکن میری دخل اندازی کو ناپسند کرتے ہیں۔ (یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی آئندہ زمانہ ہے صدیوں بعد کا۔ میں گویا دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں آیا ہوں۔) اسی بحث مباحثہ میں انہوں نے مجھ پر حملہ کر دیا ہے اور چاہتے ہیں کہ مجھے قتل کر دیں تا لوگوں کو یہ معلوم نہ ہو کہ میری تعلیم کیا تھی اور وہ لوگوں کو کدھر لے گئے ہیں۔ اس وقت میرے ہاتھ میں ایک تلوار ہے جو بہت لمبی ہے۔ عام تلوار سے دو تین گنے لمبی۔ مگر میں اسے نہایت آسانی سے چلا رہا ہوں ہم سب ایک خاص سمت کی طرف گھوڑے دوڑائے جاتے ہیں۔ لڑتے بھی جاتے ہیں مگر وہ کئی ہیں لیکن میں ان کا مقابلہ خوب کر رہا ہوں اور ان کے کندھوں پر میں نے کئی کاری ضربیں لگائی ہیں۔ بعض پھسلتی ہوئی ضربیں میرے جسم پر بھی لگی ہیں لیکن مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اسی طرح لڑتے لڑتے ہم ایک مکان کے پاس پہنچے اور گھوڑوں سے اتر کر اس کے اندر داخل ہو گئے۔ اس مکان کے باہر احمدی لشکر کا ایک حصہ کھڑا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ میں نے اس مکان پر پہنچ کر ان لوگوں کو پھر سمجھانا شروع کیا اور بتایا کہ اسلام کی صحیح تعبیر وہ نہیں جو وہ کر رہے ہیں اور یہ کہ وہ اس راہ سے دور چلے گئے ہیں جس پر میں نے انہیں ڈالا تھا اور چونکہ تشریح کرنے کا اختیار اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا تھا۔ ان کا رویہ نادرست ہے اور ان کو توجہ کرنی چاہیے مگر اس تمام تقریر کا ان پر کچھ اثر نہیں ہوا اور وہ اپنی ضد پر مصر رہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ میری بات ماننے میں اپنی لیڈری کو خطرہ میں پاتے ہیں اور اس لئے اپنی ضد پر پختہ ہیں بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ اب جبکہ وہ ایک نئے طریق پر جماعت کو ڈال چکے ہیں مجھے بھی ان کی بات مان کر اس کی تصدیق کر دینی چاہیئے جب میں سمجھا کر تھک گیا تو میں نے ایک دروازہ جو صحن کی طرف کھلتا ہے اور اس جہت کے مخالف ہے جس طرف لوگ بیٹھے تھے کھولا اور اس ارادہ سے نکلا کہ میں اب خود جماعت سے خطاب کروں گا جب میں نے وہ دروازہ کھولا تو اپنی طرف کا دروازہ جلدی سے ان لوگوں نے کھول دیا اور باہر کھڑی ہوئی فوج کو حکم دیا کہ مجھے قتل کر دیں جب میں دروازہ کھول کر نکلا تو میں نے دیکھا کہ مکان کی کرسی اونچی ہے اور صحن تک چار پانچ سیڑھیاں اتر کر جانا پڑتا ہے اور سیڑھیوں کے ساتھ ساتھ چھوٹی چھوٹی پردہ کی دیوار ہے جس کے ساتھ فوج قطار در قطار صحن میں کھڑی ہے اور ان کا سینہ تک کا جسم دیوار پر سے نظر آتا ہے اور پوری طرح مسلح ہے۔ جس وقت میں نکلا تو اس وقت یوں معلوم ہوا کہ تین چار آدمی میرے ساتھ بھی ہیں میں نے ایک دو سیڑھی اتر کر فوج کی طرف منہ کیا اس وقت دیوار کے ساتھ کی قطار نے میری طرف منہ کیا اور ان جرنیلوں کے

ص 301

حکم کے ماتحت مجھ پر حملہ کرنا چاہا اس وقت میں نے سینہ تان دیا اور ان لوگوں سے کہا۔ سپاہیو۔ تمہارا اصل کمانڈر میں ہوں (میں خواب میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ میں دوبارہ دنیا میں آیا ہوں اس لئے میں اپنا تعارف ان سے کرا دوں۔ تاکہ وہ سمجھ جائیں کہ میں کون ہوں۔) کیا تم اپنے کمانڈر پر حملہ کرنے

3/15

کی جرات کرو گے۔ اس سے سپاہی کچھ گھبرا سے گئے اور حملہ میں متردد ہو گئے مگر دوسری طرف سے ان کے جرنیل انکو انگیخت کرتے چلے گئے تب میں نے اپنے دو تین ساتھیوں سے کہا کہ وہ نعرۂ تکبیر بلند کریں۔ انہوں نے تکبیر کا نعرہ لگایا لیکن فوج کے ہجوم اور آوازوں کی بھنبھناہٹ کی وجہ سے آواز میں گونج نہیں پیدا ہوئی۔ پھر بھی کچھ لوگ متاثر ہوئے اس پر میں نے کہا کہ سپاہیو۔ میں تمہارا کمانڈر ہوں۔ تمہارا فرض ہے کہ میری اطاعت کرو۔ اور میرے پیچھے چلو تب میں نے ان سے کچھ اور چہروں پر شناخت اور اطاعت کا اثر دیکھا اور ان سے کہا کہ بلند آواز سے نعرۂ تکبیر لگاؤ اور پھر اپنی عادت کے خلاف نہایت بلند آواز سے پکارا۔ اللہ اکبر۔ جب میں نے یہ نعرہ لگایا تو گویا ساری فوج کے دل دہل گئے اور سب نے نہایت زور سے گرجتے ہوئے بادلوں کی طرح اللہ اکبر کہا اور ساری فضا نعروں سے گونج گئی تب میں نے انہیں کہا میرے پیچھے چلے آؤ اور خود آگے کو چل پڑا اس وقت میں نے دیکھا کہ تمام فوج میرے پیچھے قطاریں باندھ کر چل پڑی۔ اس وقت ان میں جوانی اور رعنائی اپنی پوری طاقت پر معلوم ہوتی ہے۔ ان کے بھاری قدم جو وہ جوش سے زمین پر مارتے تھے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ زمین کو ہلا رہے ہیں اور زمین پر ایک کامل سکوت کے درمیان اس فوج کے قدموں کی آواز جو میرے پیچھے چلی آ رہی تھی عجیب موسیقی سی پیدا کر رہی تھی۔ میں سڑک پر ان کو ساتھ لئے ہوئے چلا گیا۔ یہ سڑک ایک ٹیلے کے گرد خم کھا کر گزرتی تھی جب اس ٹیلے کے پاس سے وہ سڑک مڑی تو میں نے دیکھا کہ کوئی ڈیڑھ منزل کے قریب بلندی پر ایک وسیع کمرہ ہے اور اس کے اندر بہت سے لوگوں کا ہجوم ہے اور وہ بھی احمدی فوج کے آدمی ہیں اور گویا اسی جھگڑے کے فیصلہ کا انتظار کر رہے ہیں میرے ہمراہیوں میں سے ایک شخص دوڑ کر اوپر چڑھ گیا اور اوپر جا کر جوان کا افسر دروازہ پر کھڑا تھا اسے اس نے سمجھانا شروع کر دیا کہ یہ جماعت کے کمانڈر ہیں اور انہوں نے جرنیلوں کی غلطی کی وجہ سے خود کمان سنبھال لی ہے اور گویا دوبارہ دنیا میں آ گئے ہیں۔ وہ شخص جسے میں نے دیکھتے ہی پہچان لیا

کہ چوہدری مولا بخش صاحب مرحوم سیالکوٹی ہیں (ڈاکٹر میجر شاہ نواز صاحب کے والد) اس سے کہہ رہے ہیں کہ اگر یہ درست ہے تو ہمیں پہلے کیوں اطلاع نہیں دی گئی۔ میں نے اپنے ساتھی کو روکا اور چوہدری صاحب سے کہا کہ افسر میں ہوں۔ یہ میرا کام ہے کہ بتاؤں کہ کب اور کس طرح اطلاع

ص 302

دی جائے (اس وقت میں نے جرنیلوں سے جھگڑے کی تفصیل سے بچنے کے لئے مختصر جواب دیا ہے) پھر کہا کہ میں سیالکوٹ جا رہا ہوں وہاں ہمارے کچھ دوست ہیں آپ لوگ بھی اس فوج میں آ ملیں۔ چوہدری صاحب مرحوم نے اس پر فوری رضامندی کا اظہار کیا اور کمرہ میں ٹھہری ہوئی فوج کو چلنے کا حکم دیا تب میں اس فوج کے پیچھے چل پڑا جو میرے ساتھ تھی اور جسے میں نے گفتگو کے وقت آگے چلنے کا حکم دے دیا تھا اس وقت میں نے دیکھا کہ ایک اور فوج بھی مجھ سے آ ملی ہے اور پہلی فوج اور بعد میں آنے والی فوج کے درمیان میں چلا جا رہا ہوں اور سیالکوٹ کی فوج کا انتظار کرتا جاتا ہوں۔ اس وقت میرے دل میں خیال ہے کہ اس فتنہ و فساد سے محفوظ ہونے یا محفوظ ہو جانے کی صلاحیت سیالکوٹ کی اس احمدی فوج میں ہے جو سیالکوٹ میں ہے اور میں جب وہاں پہنچ جاؤں گا تو ان کی مدد سے اس فتنہ کو دور کر دوں گا۔ اسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی۔

تعبیر:

اس خواب کی تعبیر ظاہر ہے معلوم ہوتا ہے آئندہ کسی زمانہ میں ایک فتنہ کے وقت سیالکوٹ کو پھر وقت کے امام کا ساتھ دینے کی اور اس کے لئے قربانیاں کرنے کی توفیق ملے گی اور کسی ایسے وجود کو جو مجھ سے ہوگا اور مجھ میں ہو کر خدا تعالیٰ کا فضل پائیگا اس فتنہ کے استیصال کی توفیق ملے گی۔

عجیب بات ہے کہ کوئی پندرہ سولہ سال یا زیادہ کا عرصہ گزرا ہوگا کہ میں نے ایک دفعہ پہلے بھی

4/16

دیکھا تھا کہ دنیا میں فتنہ پیدا ہوگیا ہے اور میں اسے دور کرنے کے لئے دوبارہ دنیا میں آیا ہوں اور توحید پر تقریر کر رہا ہوں اور لوگ میری بات کو مان رہے ہیں اس وقت خواب ہی میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ واقعہ ایک سو ستائیس سال کا ہے اس کی تعبیر اس وقت ظاہر نہیں۔ ممکن ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے دعویٰ سے ایک سو ستائیس سال بعد یا اگلی ہجری یا مسیحی صدی کا ستائیسواں سال اس سے مراد ہو۔ غرض اس کی تشریح معین نہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنے وقت پر ظاہر فرما دیگا۔

الفضل 3 اپریل 46ء صفحہ 4 - 3

سیدنا حضرت مسیح موعود کے وہ رویا و کشوف والہامات جن کے حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت مصداق ہوئے

حضرت ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد کا ذکر حضرت مسیح موعود کی مبشرات میں بہت کثرت سے ہوا ہے اور خاکسار ناچیز نے اس کے بیان میں ایک الگ تصنیف رقم کر دی ہے اس کے مسودہ میں قریباً 100 سے زائد رویا والہامات کی تفسیر و تاویل درج ہے جو کہ انشاء اللہ العزیز بتوفیق ایزدی جب شائع ہو جائے گی تو قارئین کے ایمان اور معرفت میں اضافہ کا موجب ہوگی اس عریضہ میں اختصار کیلئے صرف چھ مبشرات کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

نمبر۱ الہامی بشارت: انا انزلناہ فی لیلۃ القدر۔ انا انزلناہ للمسیح الموعود (تذکرہ صفحہ نمبر 435)

ترجمہ: ہم نے اسے لیلۃ القدر میں اُتارا ہے ہم نے اسے مسیح موعود کیلئے اتارا ہے۔

اس الہام میں بیّن طور پر جماعت مسیح موعود کے لئے ایک مرسل کے نزول کی بشارت ہے جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود کی تائید کے لئے من جانب اللہ نازل کیا جائے گا۔ چنانچہ 1386ھ بمطابق 1966ء سیدنا حضرت مرزا رفیع احمد کو رویا مبارکہ میں یوں منکشف فرمایا گیا کہ

''وہ ایوب ہے اور علی کی اولاد سے ہے اور مسیح موعود کی مدد کیلئے آسمان سے نازل کیا گیا (مکتوبات ایوب نمبر 59، 1968) جیسا کہ آپ کی سیرت قسط اول میں بیان کیا گیا ہے۔ سلسلہ احمدیہ میں آپ وہ عظیم فرد ہیں جن کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ مسیح موعود کی مدد کیلئے منجانب اللہ نازل کئے گئے ہیں اور یہ وقت نزول پندرہویں صدی ہجری کے سر پر ہوا۔ یعنی لیلۃ القدر میں فلحمد اللہ

نمبر 2 الہامی بشارت: یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ و جاعل الذین التبعوک فوق الذین کفرو الیٰ یوم القیامۃ. اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہے جس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد۳ صفحہ ۳۱۸)۔

فرمان بالا کے مطابق سیدنا حضور مسیح موعود نے بیّن طور پر وصیت فرمائی تھی کہ آپ کے بعد من جانب اللہ آپ کے سلسلہ میں آپ کی تائید و نصرت کے لئے اللہ تعالیٰ ایک مثیل عیسیٰ نازل فرمائے گا جس کو شناخت کرنے اور اس پر ایمان لاتے اور اس کی اتباع کرنے کی آپ نے خصوصی وصیت فرمائی تھی کیونکہ وہ پورے طور پر پیروی کی راہوں میں فانی ہونے کی وجہ سے اور نیز آسمانی روح کے لینے کے باعث آپ کے وجود کے ہی حکم میں ہوگا اور بعض پیشگوئیاں جو کہ مسیح موعود کے بارے میں تھیں ظاہری طور پر ایسے کامل متبع کے ذریعہ پوری ہو جائینگی۔

چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کو 1965 میں یہ الہام ہوا کہ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفرو (مکتوبات ایوب 40/1965) اس الہام میں بیّن طور پر آپ کو مثیل عیسیٰ قرار دیا گیا ہے جیسا کہ حضور مسیح موعود نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آپ کی ذریت میں سے ایک فرد مثیل عیسیٰ آپ کی تائید کے لئے نازل کیا جائے گا۔ فلحمد اللہ کہ حضور مسیح موعود کی اس پیشگوئی کے مصداق حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ہوئے یعنی ایوب احمدیت کے علاوہ آپ من جانب اللہ مثیل عیسیٰ بھی قرار پائے۔ افسوس ہے کہ آپ کو آپ کی زندگی میں شناخت نہیں کیا گیا جو کہ ایک عظیم المیہ ہے جس کی پیشگوئی حضور مسیح موعود کی درج ذیل رویا نمبر۳ میں بھی ہے۔

5/17

مزید جیسا کہ حضور مسیح موعود نے ازالہ اوہام (روحانی خزائن جلد ۳، صفحہ ۳۱۸) پر فرمایا کہ بعض پیشگوئیاں جو کہ بظاہر آپ کی ذات مقدس میں پوری نہ ہوں وہ آپ کے کسی کامل متبع کے ذریعہ پوری ہو جائینگی جو کہ منجانب اللہ مسیح کا بھی مثیل ہو چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد ہی وہ مبارک اور خوش قسمت فرد ذریت مسیح موعود ہیں جو کہ مندرجہ ذیل پیشگوئی جو کہ صحیحین میں درج ہے کے بھی مصداق ہیں۔

''یعنی عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ واسلم نے فرمایا کہ میں نے آج کی رات خواب میں یا از راہ مکاشفہ اپنے تئیں کعبہ کے پاس دیکھا اور وہاں مجھے ایک شخص گندم گون نظر آیا جس کا رنگ گندم گوں مردوں میں سے اول درجہ کا معلوم ہوتا تھا اور اس کے بال ایسے صاف معلوم ہوتے تھے کہ جیسے کنگھی کی ہوتی ہے اور ان میں سے پانی ٹپکتا ہے اور میں نے دیکھا وہ شخص دو آدمیوں کے مونڈھوں پر تکیہ کر کے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے پس میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے تو مجھے کہا گیا کہ یہ مسیح ابن مریم ہے۔

چنانچہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مسیح موعود کے بارے میں پیشگوئی بالفعل آپ کی ذریت میں آپ کے کامل متبع حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد کے وجود مبارک کے ذریعہ 1967ء میں پوری ہوئی جبکہ آپ نے بعمر قریباً چالیس سال فریضہ حج ادا کیا۔

بشارت نمبر۳: حضور مسیح موعود کی رویا کہ موعود مثیل عیسیٰ کو آپ کی جماعت اول وقت میں شناخت نہ کر پائیگی لیکن بعد میں یہ سعادت پالیگی۔

11 جولائی 1887ء ''میں نے آج خواب میں دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے مکان پر موجود ہیں۔ دل میں خیال آیا کہ ان کو کیا کھلائیں آم تو خراب ہو گئے ہیں تب اور آم غیب سے موجود ہو گئے۔'' (تذکرہ صفحہ ۱۱۹)

حضرت مسیح موعود نے اپنے مکان یعنی (الدار) کی تاویل اپنی جماعت کو قرار دیا ہے۔ (بحوالہ کشتی نوح)

یہ رویا حضور مسیح موعود کی مندرجہ بالا رویا نمبر 2 میں درج الہام کا تتمہ ہے اور اس بات کا منذرانہ اشارہ ہے کہ جب جماعت احمدیہ میں مثیل عیسیٰ نازل ہوگا تو بباعث آموں کے خراب ہو جانے کے یعنی روحانی سعادت میں نقص کے باعث اس کو اسوقت کی موجود نسل شناخت نہ کر پائے گی اور قبول نہ کرے گی اور پھر ایک وقت ایسا آئے گا کہ دوسری نسل کو بباعث ان کی سعادت مندی کے اس پر ایمان لانے کی توفیق مل جائے گی۔

چنانچہ مثیل عیسیٰ ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کو ان کی زندگی میں جماعت نے شناخت نہ کیا جو کہ ایک المیہ ہے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ تاہم مندرجہ بالا رویا کے منذرانہ حصہ کے بعد مبشر حصہ کا آغاز اب ہو چکا ہے۔ اور بہت سے خوش قسمت افراد نے مجھ سے اظہار کیا ہے کہ انہوں نے بفضل خداوندی آپ کو شناخت کر لیا ہے اور آپ کی شان سے واقف ہو گئے ہیں۔ مولیٰ کریم غفور الرحیم کی جناب سے اُمید ہے کہ عنقریب پوری جماعت کو سعادتمندی کے ساتھ آپ کو شناخت کرنے اور آپ پر ایمان لانے کی توفیق انشاء اللہ العزیز مل جائیگی اور احمدیت کا قافلہ انشاء اللہ اپنی پوری قوت اور تائید الٰہی سے صراط مستقیم پر چل کر اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو جائے گا۔

بشارت نمبر۴: خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے۔ (الوصیت صفحہ 6 تذکرہ صفحہ 497)

اس پیشگوئی یا بشارت کے متعلق حضور نے مزید تاکید فرمائی ہے کہ ''سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکا دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا ابھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔'' (الوصیت صفحہ 6)

آپ کی یہ وضاحت دراصل آپ پر نازل ہونے والی جملہ بشارات کا نچوڑ ہے جو کہ آپ کے بعد نازل ہونے والے مرسل سے متعلق ہیں تا کہ جماعت اس کو بروقت شناخت کر کے اس کی اطاعت اور اتباع کرے اور آپ کا مقصود یعنی یہ امر جو کہ ''یحیی الدین و یقیمُ الشریعة'' ہے حاصل ہو جائے۔

یہ پیشگوئی بھی مندرجہ بالا بشارت نمبر ۲، ۳ ہی کی تتمہ اور فرع ہے۔ حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت بروز مسیح موعود اس پیشگوئی کے بھی مصداق ہیں۔ آپ کے نزول کے بعد سے آپ کے وصال تک آپ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ مگر اب بفضل ایزدی وہ وقت شروع ہو چکا ہے کہ آپ کی

6/18

شناخت اور آپ پر ایمان لانے کے بعد توحید خالص کا قیام اور حق ترقی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا اس راقم کو حکم ہے کہ آپ کی شان ومقام سے احباب جماعت کو آگاہ کردوں۔

بشارت پنجم: سیدنا حضرت مسیح موعود پر اللہ تعالیٰ نے منکشف فرمایا کہ ابوداؤد کی وہ حدیث جو حارث نام کے مرد ماورالنہر سے ظاہر ہونے کے بارے میں ہے وہ صحیح ہے نیز یہ بھی کہ اس حدیث میں جو "منصور" نام شخص کے بارے میں ہے جو کہ اس کی افواج کا سردار ہوگا بھی درست ہے۔ پھر آپ نے ---فرمایا کہ

"وہ منصور مجھے کشف کی حالت میں دکھایا گیا اور کہا گیا کہ خوشحال ہے۔ خوشحال ہے۔ مگر خدائے تعالیٰ کی کسی حکمت خفیہ نے میری نظر کو اس کے پہچاننے سے قاصر رکھا۔ لیکن امید رکھتا ہوں کہ کسی دوسرے وقت دکھایا جائے۔" (تذکرہ صفحہ 142، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 149)

حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ایوب احمدیت اس حدیث میں مذکور منصور نامی نائب مسیح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں اور آپ کو جماعت مسیح موعود آپ کی زندگی میں شناخت نہ کرسکی۔ جیسا کہ حضور مسیح موعود نے کشف میں آپ کو شناخت نہ کیا بے شک ہر مرسل اور مامور اپنی قوم اور جماعت کا قائم مقام ہوتا ہے۔ اس لئے جب حضور مسیح موعود نے آپ کو کشف میں شناخت نہ کیا تو اس میں یہ پیشگوئی مضمر تھی کہ جماعت مسیح موعود اس کو پہلے وقت میں شناخت نہ کرسکے گی اور بعد میں آنے والوں کو جب سعادت مندی نصیب ہوگی تو اس وقت وہ اس کو شناخت کرلیں گے اور اس کی اطاعت اور اتباع کریں گے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت کا جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے "منصور" نام رکھا اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ تھا کہ آپ کی شدید مخالفت ہوگی اور بدظنی اور بدگمانی کرنے والے بدنصیب آپ کے نورانی چہرہ کو دیکھ نہ سکیں گے۔ یوں تو ہر نبی اور مرسل کی اللہ تعالیٰ نصرت فرماتا ہے اور وہ منصور ہوتا ہے مگر آپ کا روحانی اور صفاتی نام جو حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے "منصور" رکھا تو اس کا یقینی طور پر یہ مفہوم ہے کہ آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کی نصرت بھی بے نظیر ہوگی جس کا بفضل اللہ تعالیٰ آپ کے وصال کے ساتھ ہی آغاز ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ مبشر پہلو بھی جلد پورا ہوگا۔

"خوشحال ہے۔ خوشحال ہے" کے الفاظ سے عیاں ہے کہ منصور موعود کے مخالفین اور حاسدین بدظنیوں کے دھوئیں کے باعث آپ کا اصل چہرہ شناخت کرنے سے محروم رہیں گی اور ناحق نقطہ چینیاں کریں گے۔ حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور وہ بہت مقبول اور محبوب اور خوشحال ہوگا۔ چنانچہ یہ صورتحال حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کو اپنی زندگی میں وصال تک درپیش رہی اور یہ منذرانہ پہلو اس پیشگوئی کا تھا۔

بشارت ششم: حضور مسیح موعود فرماتے ہیں "کل میں نے اپنے بازو پر یہ لفظ اپنے تئیں لکھے ہوئے دیکھا کہ"

"میں اکیلا ہوں اور خدا میرے ساتھ ہے" اور اس کے ساتھ مجھے الہام ہوا ان معی ربی سیھدین "ترجمہ: میرے ساتھ میرا خدا ہے اور وہ ضرور میرے لئے راستہ پیدا کرے گا۔ (تذکرہ 138/139)

اس رویا میں حضور مسیح موعود پر منکشف فرمایا گیا کہ آپ کی منجانب اللہ تائید ونصرت کے لئے اور آپ کے مقصد کی تکمیل کے لئے جو وجود اپنے وقت پر آسمان سے نازل ہوگا اس کو ایک وقت تک جماعت شناخت نہ کرپائیگی اور اس کو اکیلا کردے گی حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کا مقرب اور اس کا محبوب ہوگا اور پھر ایک وقت میں جاکر ان کو یا ان کی نسل کو اپنی غلطی کا ادراک ہوجائے گا اور وہ اس کو قبول کرلیں گے۔

سیدنا حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت ہی جماعت کے لئے وہ موعود عیسیٰ اور موعود منصور ہیں جو کہ مسیح موعود کے بازو ہیں اور جو بالفعل دنیا والوں سے الگ اور اکیلے کردیئے گئے۔

تعبیر الرویا کے معروف معبرین کے مطابق رویا میں بازو کی تعبیر---نائب، بھائی، فرزند، شریک کار، دوست، ہمسایہ، وزیر ہوتی ہے۔

حضور مسیح موعود نے بھی مندرجہ بالا تعبیرات کی تصدیق فرمائی ہے جو خود کو اپنی تصنیف کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد ۱۳، صفحہ ۳۲۸۔ پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بازو قرار دیا ہے یعنی نائبین میں سے سب سے بڑا نائب۔ انشاء اللہ العزیز مولیٰ کریم اپنی قدرت سے مسیح موعود کے اس بازو کو اُن رکاوٹوں کے باوجود جو اس کی حرکت کو روکنے کے لئے منصوبہ بندی کے تحت کی گئیں ناکارہ کررہا ہے اور انشاء اللہ پندرھویں صدی ہجری کے بقیہ حصہ میں غیر معمولی طور پر اپنا مقصد پورا کرنے کی صورت بنادے گا جیسا کہ الہام ان معی ربی سیھدین سے ظاہر ہے

7/19

مندرجہ بالا کے بعد احباب کے علم کے لئے حضرت ایوب احمدیت کی ایک رویا جو کہ آپ نے 1964ء میں دیکھی اور اس راقم کو لکھی تھی درج ذیل کرتا ہوں۔

حضرت ایوب احمدیت کی ایک رویا:۔

''دیکھا کہ میں ایک پاخانہ میں قضائے حاجت کے لئے گیا ہوں مگر ابھی بیٹھا نہیں کہ ایک لڑکا درخواست لیکر آجاتا ہے میں اسے ملامت کرتا ہوں کہ یہ کونسا موقعہ تھا مگر وہ ٹلتا نہیں۔ اتنی دیر میں اور لوگ جمع ہونا شروع ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ ہزاروں کو مجمع ہو جاتا ہے ساتھ ہی ایک بڑی چار دیواری ہے یکدم اس کے بھی دروازے کھل جاتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ وہاں بھی ہزاروں ہزار لوگ بیٹھے ہیں اور سب میری طرف دیکھ رہے ہیں اور میرے ہی منتظر ہیں میں حیران ہوں کہ اب کیا کروں۔ یکدم نظارہ بدل جاتا ہے ایک اور مجلس ہے جہاں مجھے ایک کاغذ دیا جاتا ہے جس میں جماعت کے لئے ایک بڑی غم کی خبر ہے رقت کے جوش میں، میں سجدہ میں گر جاتا ہوں اُسی حالت میں الہام کے طور پر دل میں یہ آیت ''لَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً ترضاها'' ڈالے جاتے ہیں۔'' (مکتوبات ایوب 17/64)

یہ مضمون ختم کرنے سے پہلے مکرر میری مخلصانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت مسیح موعود کے ہر فرد پر آپ کے نائب حضرت ایوب احمدیت کی حقانیت آشکار کردے اور خصوصاً موجودہ سربراہان نظام پر بھی اور وہ سب پندرھویں صدی کے لئے خلیفۃ اللہ اور مُرسل پر ایمان لا کر اپنا قبلہ درست کریں۔

پیارے بھائیو! میں نے اپنی حیثیت کے مطابق آپ سب کو محض للہہ اس حی و قیوم کا پیغام پہنچانے کی کوشش کی ہے تا بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہوسکوں آپ سب اس کے گواہ رہیں۔ **وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔**

فقط ناچیز

غلام احمد

مورخہ 4 جولائی 2007ء بمطابق 18 جمادی الثانی 1428ھ۔ معتمد حضرت ایوب احمدیت محمود ثانی

سرورِ کونین ﷺ کی خدمت میں حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت کا نذرانہ عقیدت نعت ونثر میں

درود

مرا سکون درود و مرا قرار درود	ترے نگار پہ ہوائے میرے نگار	درود
فرشتو واسطہ تم کو ہے شانِ عظمت کا	مرے رسول سے کہنا کہ صد ہزار	درود
میرے حبیب سے کہنا کہ بے حساب سلام	مرے نگار سے کہنا کہ بار بار	درود
سمجھ تو جائیں گے کس دل فگار نے بھیجا	اگرچہ آتے ہیں اس جا پہ بے شمار	درود
ہزار بار جو آنکھوں کو اشک سے دھولوں	تو بھیجوں آپ کی خدمت میں زار زار	درود
درود بھیجنے والوں پہ نظر رحمت ہو	درود بھیجنے والو! یہ اشک بار	درود
ہزار کفر کی یورش ہو میرا ایماں ہے	خزاں کی رت کو بدل دیگا از بہار	درود
الٰہی آپ کے اس رشک لالہ وگل پر	پڑھے ہر ایک گلستان کی ہر ہزار	درود
الٰہی آپ کے اس رشک مہر د ماہ کے رخ پر	کریں نجوم و کواکب سبھی نثار	درود
الٰہی سیدِ لولاک پر درود و سلام	الٰہی آپ کے پیارے پہ بے شمار	درود
نقاب رخ سے نہ اٹھتا یہ غیر ممکن تھا	کلیم بھیجتے پہلے ہزار بار	درود

8/20

محمد عربی پر درود ہوں لاکھوں

(منتخب اشعار)

اسی سے یار ازل کا اتہ پتہ پایا
رؤف و مشفق وغمخوار و دلربا پایا
رحیم ومہرور صاحب سخا پایا
نوشہ نصیب غلام شہ ھدیٰ دیکھا
ہزار شکر کے ایوان میرزا پایا
نہ جس کی قدر زمانہ نے کی اسے ہم نے
بہار و رونق گلزار مصطفیٰ پایا
سرائے عشق ومحبت میں جا ہوگی اس سے
اسی سے یار ازل کا اتہ پتہ پایا
حریم قدس کے پردے اٹھے ہوئے دیکھے
تجلیات کا دامن بڑھا ہوا پایا
سنو جو پوچھتے ہو اس گدا نے کیا پایا
نصیب جاگ اٹھے دل کا مدعا پایا
کرم نے ترے کریما اٹھالیا اس کو
کہ جسکو خاک نشین اور گراپڑا پایا
قدم قدم پر میرے ساتھ قاضی الحاجات
غلام شاہ عرب بن کے کیا مزا پایا
ہمیں خدا کی قسم ہے کہ خاک طیبہ کو
برائے چشم و نظر سرمہ بے بہا پایا
سنو سنو کہ یہ دھڑکن ہے دل کی کیا کہتی
محمد عربی پر درود ہوں لاکھوں

اقتباس از زندہ کتاب اور زندہ رسول (صفحہ 91-93)

"اے خدا کے محبوب رسول! اے طیب الاسماء اور طیب الاخلاق اور اے خدا سے دائمی زندگی پانے والے پاک وجود! اے جود وسخا کے ابر بہار اور علم ومعرفت کے بحر بے کنار اور اے فیضان الہی کے چمکتے سورج! تجھ پر بے انتہا درود وسلام ہو ہمارا محبت بھرا سلام تجھے پہنچے۔ ہمارا جسم اور جان اور ہمارے وجود کا ذرہ ذرہ اور ہمارے ماں باپ اور اولاد سب تجھ پر قربان کہ تیرے ہم پر بے انتہا احسان ہیں۔ ہم نے اپنے محبوب حقیقی کا چہرہ تیرے ذریعہ دیکھا اور اس کی معرفت تیرے ذریعہ پائی۔ تو نے ہمیں عشق ومحبت کا درس دیا۔ اور استقامت اور فنافی اللہ کی راہ دکھائی۔ تو ہی ہے جس کی برکت سے اس یار یگانہ کی ہم پر لطف اور عنایت کی نظر ہے اور اس کے فضل کا ہم پر سایہ ہے۔ اور اس کی معیت اور نصرت ہمیں حاصل ہے۔ تمام مذاہب مردہ اور توحید سے خالی ہیں۔ ایک تیرا دین ہے جو زندہ ہے اور زندہ رہے گا اور پیاسی دنیا کو آب حیات کے جام پلاتا رہے گا اگر تو نہ آتا تو ہم حقیقی زندگی سے محروم رہتے اور اندھے ہی دنیا سے اٹھ جاتے پس اے خدا کے پاک نبی جس پر خدا خود عرش سے درود بھیجتا ہے اور فرشتے جس کے لئے دعاؤں میں لگے ہوئے ہیں۔ ہم بھی تجھ پر ہزار ہزار درود بھیجتے ہیں اور تیرے حضور میں سلام عرض کرتے ہیں۔"

x — x